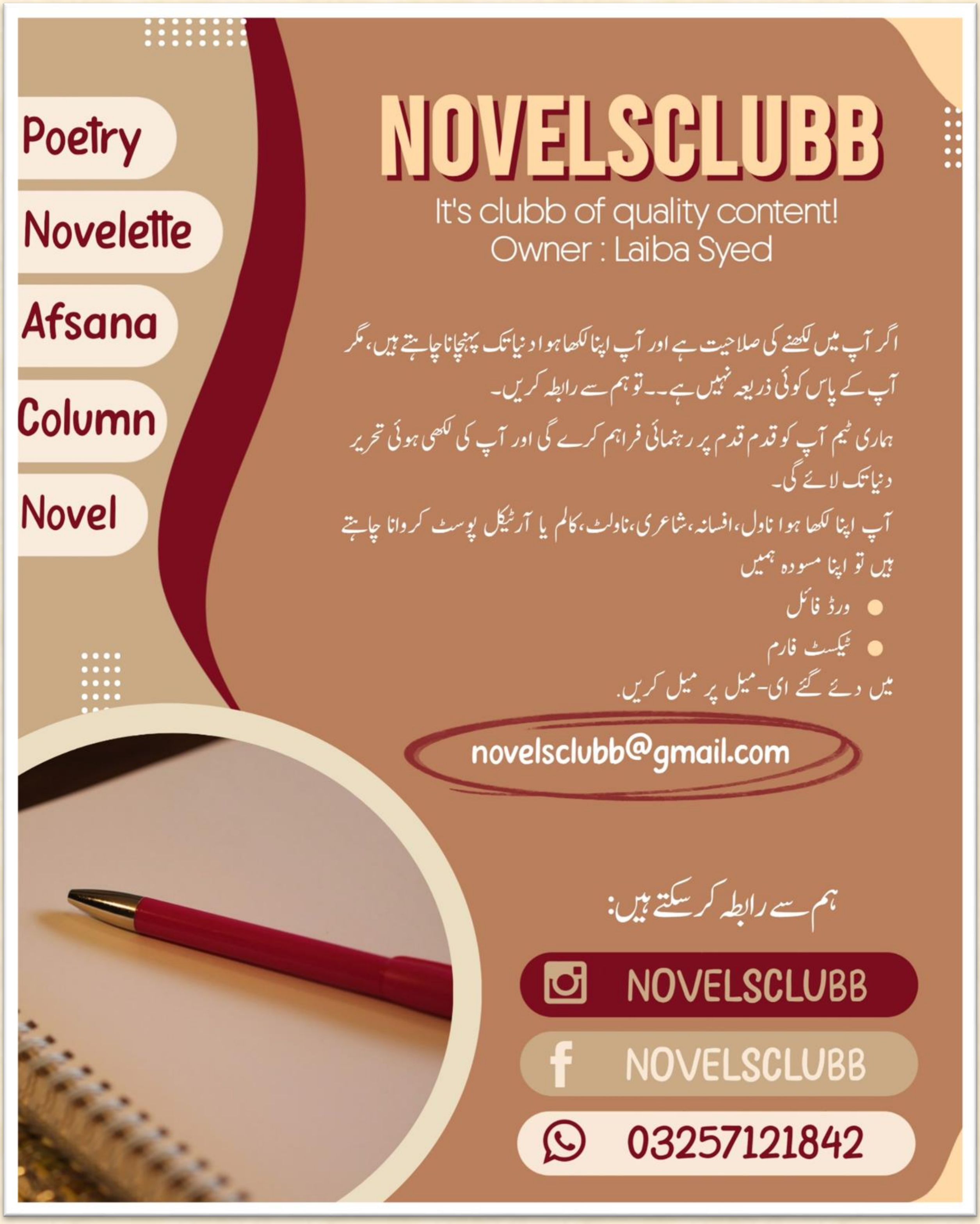
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

رنگِ جاں

از قلم

ملائکہ فرمان

Clubb of Quality Content!

رنگِ جاں

از قلم

ڈاکٹر ملائکہ فرمان

Episode 8

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

دوپہر کا وقت گزر چکا تھا۔ گھر کے صحن میں دھوپ کی تیزی اب ہلکی پڑ چکی تھی۔

تھوڑی ہی دیر بعد دروازہ کھلا رابیل اندر داخل ہوئی۔

خان بابا جو لان میں لگے پودوں کو ایک نظر دیکھ رہے تھے۔ رابیل کو دیکھ کر فوراً اُسکی طرف مڑے۔

''شکر ہے رابیل بی بی آپ آگئی ہیں ورنہ بیگم جی چار بجے کے بعد سے میرے سے پوچھنے لگی ہیں کہ رابیل بی بی نہیں آئی کیا۔؟؟''

اچھا ایسی بات ہے۔رابیل نے مسکرا کر پوچھا،

میں آنٹی سے ابھی مل کر آئی پھر۔رابیل اتنا کہ کر اندر ہال میں داخل ہو گئی۔

رخسار بیگم ٹی وی لگا کر بیٹھی ہوئی تھیں۔ان کا دھیان ٹی وی پر نہیں تھا،وہ بس اپنی تنہائی کو کم کرنے لیے لگا کر بیٹھ گئی تھیں۔

''اسلام و علیکم آنٹی کیسی ہیں آپ۔رابیل نے اندر داخل ہوتے ہی سلام کیا۔''

''وعلیکم اسلام !میں بلکل ٹھیک ہوں۔رخسار بیگم نے مسکرا کر جواب دیا۔''

''تم نے آج اتنی دیر کیوں کر دی،رابیل؟؟رخسار بیگم نے فورا پوچھا،''

وہ گھر میں گیسٹ آگئے تھے اس لیے دیر ہو گی۔رابیل نے نرمی سے وضاحت دی،

اچھا۔ اور میں سارا دن بور ہو رہی تھی۔ اپنے بوریت دور کرنے کے لیے میں نے ٹی وی لگا تو لیا، لیکن پھر بھی کوئی بات نہیں بنی۔ رخسار بیگم نے نرمی سے کہا،

"آنٹی!! تو آپ کوئی مشغلہ کیوں نہیں اپنا لیتی؟ رابیل نے ان کے قریب بیٹھتے ہوئے کہا،"

رخسار بیگم نے ایک گہری سانس لی اور کہا،

"اس عمر میں کونسے مشغلہ کروں میں۔؟؟"

"رخسار بیگم جو عمر میں پچاس برس کی تھی لیکن وہ اپنی عمر سے چند سال بڑی لگتی تھی، ان کے غموں نے ان کو جوانی میں ہی بڑھاپہ دے دیا تھا۔ لیکن انہوں نے اپنا رہن سہن بہت بہترین رکھا ہوا تھا، بال سفید ہو گئے تھے لیکن انکی گوری رنگت پر وہ سفید بال بہت اچھے لگتے تھے۔ چہرے بھی ایسا بے داغ، ہر وقت چمکتا رہتا۔ لیکن آنکھوں میں ساری اداسی تھی۔ آنکھیں بوڑھی ہو گئی تھی شائد۔"

"آپکو کتابیں پڑھنے کا شوق ہے؟ رابیل نے تجس سے پوچھا۔"

"ایک وقت تھا مجھے کتابوں کا بہت شوق تھا لیکن اب اس شوق کو زنگ لگ گیا ہے شائد!!اب نہ آنکھوں میں روشنی رہی اور نہ دل میں چاہت۔ رخسار بیگم نے مصنوعی اداسی سے کہا،"

"تو اگر ابھی آپ کو کتابیں پڑھنے کا موقع ملے تو آپ پڑھیں گی کیا۔؟؟رابیل نے رخسار بیگم سے مزید پوچھا"

"ضرور! کتابوں سے کون اکتاتا ہے۔ کتابیں تو انسان کا بہترین ساتھی ہوتی ہیں۔ انسان دنیا کی ہر چیز سے تھک جاتا ہے،لوگوں سے، کام سے اور خود سے بھی، مگر کتابوں سے نہیں۔ کتابیں روح کو سنوارتی ہیں۔ کبھی صفحہ پلٹو تو ہر صفحے پر نئی دنیا ہوتی ہے،اور کبھی وہی لفظ دل کا بوجھ ہلکا کر دیتے ہیں۔ رخسار بیگم سنجیدگی سے بولیں،"

تو پھر اگر آپ کہیں تو میں آپکو ایک ایسے گروپ میں جوائن کروا دیتی ہوں جہاں کتابوں کے فیڈ بیک دیے جاتے ہیں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"یہ تو بہت اچھی بات ہے۔ مجھے تفصیل سے بتاؤ اس گروپ کے بارے میں۔ رخسار بیگم دلچسپی لیتے ہوئے بولیں۔"

"میں آپکو الیٹ کلاس بک فیڈ بیک والے گروپ میں جوائن کروا دیتی ہوں اس میں ہر اپر کلاس کی خاتون ہوگی۔ اور ہر ویک ایک بُک پڑھ کے اس کا فیڈ بیک شئیر کرنا ہوتا ہے بتانا ہوتا ہے کہ اس بُک میں کیا اچھی بات ہے اور کیا غلط لکھا گیا، کدھر اور اچھا لکھا جا سکتا تھا۔ رائٹر کے کام کی تعریف کی جاتی اگر اس نے اچھا لکھا ہو۔ اسطرح کتاب سے ریلیٹڈ ہر بات ہوتی ادھر۔ اور پھر ہر تین مہینے یا چھے مہینے بعد اسی گروپ کی ساری خواتین اپنے کسی نزدیکی ایریا میں گیٹ ٹو گیدر بھی رکھتی ہیں اور اگر موقع ملے تو ان رائٹر سے بھی ملاقات کر لیتی ہیں۔ اسطرح آپکا ٹائم بھی گزر جائےگا اور آپکی دوستیں بھی بن جائیں گی۔ رابیل نے تفصیل بتائی۔"

"واہ رابیل مجھے تو یہ گروپ بہت اچھا لگ رہا مجھے جوائن کروا دو۔ رخسار بیگم اپنا موبائل رابیل کی طرف بڑھاتے ہوئے بولیں۔"

"جی آنٹی۔ میں ابھی جوائن کروادیتی ہوں۔ رابیل نے گروپ جوائن کیا،"

"ابھی گروپ ایڈ من یہ ریکویسٹ ایکسیپٹ کریگی اور آپ ایڈ ہو جائیں گی۔ رابیل اتنی بات کرتی ہے کہ ایڈ من ریکویسٹ ایکسیپٹ کرلیتی ہے۔"

"یہ لیں ہو گئی ایڈ آپ۔ اور ویلکم کے مسیجز بھی آنے لگ گئے ہیں۔ رابیل رخسار بیگم کو سب دیکھاتے ہوئے بولی۔"

"اس میں زیادہ تر اسلام آباد کی ہی خواتین ہے۔ اور کیا پتہ آپکے قریبی گھر کی بھی ہوں۔ رابیل پوری تفصیل دیتے ہوئے بولی۔"

Clubb of Quality Content

"کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ اس عمر میں پھر سے کتابوں کا ساتھ نصیب ہو گا۔ رخسار بیگم کی آنکھوں میں چمک کے ساتھ پرانی یادوں کی نمی بھی تھی۔"

"میرے پاس تو کوئی نئی کتاب ہی نہیں ہے ؟؟ رخسار بیگم چند لمحے خاموش ہونے کے بعد بولیں۔"

"تو کوئی بات نہیں میں کل بازار سے لے آونگی۔ آپ مجھے بتادیں کیسی کتابیں پڑھتی ہیں آپ۔۔ادبی،شاعری، موٹیویشنل،روحانی،اسلامی،ناول، تھرلر، سیکریٹ ایجینٹ یا اور کوئی۔۔رابیل ساری کتابوں کی کیٹگری بتاتے ہوئے بولی۔"

"مجھے ادبی،شاعری،اور دو تین اچھے اسلامی ناول اور روحانی بُکس لادینا پھر ان کے پڑھنے کے بعد میں اور اچھی بُکس منگوالونگی۔"

"جی ٹھیک ہے میں کل ہی آپکو یہ ساری کتابیں لادونگی۔رابیل اٹھتے ہوئے بولی۔"

"اب مجھے آپ اجازت دیں۔یہ نہ ہو آپکے چکروں میں میں اپنے کام سے رہ جاؤں اور آپ کے صاحبزادے مجھے پھر ڈانٹنے لگ جائیں۔اور آپ کے آرام نہ کرنے کی وجہ بھی وہ مجھے ہی ٹھہرائیں۔رابیل ہنستے ہوئے بولی۔"

رخسار بیگم اُس کی بات سن کر ہنس پڑیں۔

رابیل یہ بول کر باہر چلی گئی۔اور رخسار بیگم پھر سے ٹی وی دیکھنے لگیں۔

تھوڑی دیر بعد موبائل کی رنگ ٹون بجی۔

سرمد کالنگ!!

رخسار بیگم کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔

ہیلو ممی!! آپ ٹھیک ہیں نا؟؟؟ سرمد نے ویڈیو کال کر پوچھا۔

ہاں بیٹا میں بلکل ٹھیک ہوں۔ تم بتاو وہاں کام کیسا چل رہا ہے؟؟

"سب ٹھیک ہے ممی۔ لیکن ہو سکتا ہے مجھے واپس آنے میں کچھ دن اور لگ جائیں، یا پھر ایسا ہو کہ میں دو دن سے پہلے آجاوں۔ ابھی میں آپ کو کچھ نہیں کہہ سکتا، آپ بس فکر نہ کرنا۔ اور اپنا خیال رکھنا۔"

"اچھا چلو کوئی نہیں۔ یہاں رابیل ہے میرے پاس۔ اس کے ساتھ میرا وقت اچھا گزرتا ہے تم بس اپنا کام اچھے سے ختم کر کے آنا۔ رخسار بیگم مسکرا کر بولیں۔"

"صبح کی وہ ادھر ہیں کیا؟؟ سرمد نے تفصیل پوچھی۔"

"نہیں ابھی آئی ہے۔ اسے گھر میں کوئی کام تھا جس کی وجہ سے وہ صبح نہیں آپائی تھی۔ رخسار بیگم بولیں۔"

اچھا۔!!

"ویسے میرا لیپ ٹاپ ہمیشہ آن ہی رہے گا میں سارے گھر کی فوٹیج وہاں دیکھتا رہوں گا۔ اسلیے آپ کسی قسم کا کوئی سٹریس نہ لینا۔ آپ یہی سمجھنا کہ میں آپکے پاس ہوں۔ سرمد مزید بولا۔"

ٹھیک ہے سرمد۔ رخسار بیگم مسکرائیں۔

"اچھا ممی مجھے کام ہے میں شام کو کال کرونگا۔ اپنا بہت سارا خیال رکھیے گا۔ کھانا ٹائم سے کھانا۔ اور ٹائم سے سو جانا۔"

"اچھا بیٹے۔ تم بھی اپنا خیال رکھنا۔"

اور پھر کال بند ہو گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

(*******)

رمیز نگین بیگم کے کمرے میں بیٹھا تھا۔ وہ دونوں ماں بیٹا چائے پی رہے تھے جب رمیز نے بات کا آغاز کیا۔

ماما رابیل آپکو کیسی لگی؟؟ رمیز کے چہرے پر صرف سکون تھا، رابیل کے نام سے ہی اُس کی آنکھیں چمک جاتی تھیں اور اس کے چہرے پر دنیا جہان کا سکون نظر آتا تھا۔

نگین بیگم نے چائے کا کپ سائیڈ پر رکھا اور فرصت سے بولیں۔

مجھے تو وہ کچھ خاص نہیں لگی۔ میں تو سمجھی تھی کہ کوئی حور پری ہو گی۔ لیکن اُس کا رنگ..........!! نگین بیگم یہ کہہ کر خاموش ہو گئیں۔

"بس کر دیں ماما!! رنگ سے کیا فرق پڑتا ہے۔ آپ نے یہ نہیں دیکھا کہ وہ کتنی پیاری ہیں۔ آپ نے اس کی آنکھوں کی چمک دیکھی ہے؟؟ اس کی مسکراہٹ میں کتنی

معصومیت ہے۔ اور رہی بات اس کے رنگ کی تو وہی رنگ اس پر جچتا ہے۔ گندمی رنگ ہمیشہ پرکشش ہوتا ہے۔ اور مجھے ویسے بھی سفید لڑکیاں نہیں پسند۔"

رمیز جو کچھ دیر پہلے تک خوش تھا اب اُسکے چہرے پر غصہ صاف نظر آرہا تھا۔

"اور ماما آئندہ رابیل کے بارے میں، میں ایسی کوئی بات نہ سنوں! وہ جیسی ہیں میرے لیے سب سے زیادہ خوبصورت ہیں۔"

"تمہاری پسند ہے اس لیے میں نے دل پر پتھر رکھ کہ قبول کرلیا ہے۔ ورنہ تمہارے لیے ایک سو ایک رشتوں کی لائن لگی ہوئی تھی۔ نگین بیگم پرسکون ہو کر بولیں۔"

"فار گاڈ سیک ماما۔ بخش دیں مجھے۔۔ پتہ ہے کونسے رشتوں کی لائنیں لگی ہوئی تھی میرے لیے۔ رمیز غصہ سے آگ بگولہ ہو رہا تھا۔"

"آپکے لالچی خاندان والوں کی بیٹیاں۔ ؟؟؟ جن کو اس سے مطلب کہ مجھ سے شادی ہونے کے بعد ان کی بیٹیاں کتنا راج کریں گی۔ جن کو صرف بابا کے پیسوں کی بھوک ہے۔

اب ایسی بھی کوئی بات نہیں ہے رمیز۔ تمہارے ماموں کی لاریب کتنی پیاری ہے وہ۔ اور وہ تمہیں پسند بھی کرتی ہے۔ میں تو اسے ہی تمہارے لیے پسند کیا تھا۔

پسند کیا تھا۔ تو اسکو "تھا" ہی رکھیں۔ اب میری شادی رابیل سے ہوگی۔ اور یہی میرا فیصلہ ہے۔ اور آپ جو یہ رابیل کے بارے میں باتیں کرتی ہیں آئندہ ایسی بات کی تو میں گھر نہیں آؤں گا۔"

یہ کہہ کر رمیز کمرے سے تیزی سے نکل گیا۔

رمیز۔۔رمیز۔۔ میری بات تو سنو۔۔ نگین بیگم پیچھے سے آوازیں دیتی رہ گئیں۔

دلاور صاحب جیسے ہی اندر آئے رمیز غصے سے باہر جارہا تھا اور نگین بیگم کے چہرے پر بھی پریشانی نمایاں تھی۔

"کیا ہوا ہے۔؟؟ رمیز غصے سے باہر کیوں گیا ہے۔ دلاور صاحب نے فوراً نگین سے سوال کیا۔"

رابیل کے بارے میں کچھ بول دیا تھا تو منہ پھلا کر چلا گیا۔ نگین بیگم نے ہچکچاتے ہوئے کہا،

دلاور صاحب سنجیدہ ہو گئے۔

"تمہیں کتنی دفعہ کہا ہے نگین میرے بیٹے کے معاملات میں مداخلت مت کیا کرو۔ اگر اس نے رابیل کو پسند کیا ہے تو تم کون ہوتی ہو اُس کو باتیں کرنے والی۔؟؟ میرے بیٹے نے غصے میں کچھ الٹا سیدھا کیا تو انجام اچھا نہیں ہو گا۔ دلاور صاحب غصے سے بھڑکتے ہوئے بولے۔"

رمیز گھر سے نکلتے ہی سعد کی طرف گیا۔ دروازہ کھولتے ہی سعد چونک گیا۔ رمیز کے چہرے پر غصہ صاف نظر آرہا تھا۔

"کیا ہوا ہے رمیز۔؟؟ اتنے غصے میں کیوں ہو۔؟؟"

وہ دونوں چلتے ہوئے کمرے میں آئے۔

رمیز نے گہرا سانس لیا اور بولا۔

"کچھ نہیں یار۔ بس ایسے ہی دماغ خراب ہو گیا ہے۔"

رمیز کا فون مسلسل بج رہا تھا، رمیز بار بار کال کٹ کر رہا تھا۔

اچھا فون تو اٹھا کس کا ہے۔ غصہ بعد میں کر لینا۔ رمیز کو کال کٹ کرتے دیکھ کر سعد بولا،

"اگر میں نے فون اٹھا لیا، تو یہ بندہ زندہ نہیں بچے گا۔ ایسا نہ ہو کہ میں اپنا سارا غصہ اس پر نکال دوں۔"

یار تو کال اٹھا لے پھر تسلی سے بتا ہوا کیا ہے۔ سعد نے اُسے پرسکون کرنے کی کوشش کی،

رمیز نے مٹھیاں بھینچی اور پھر ایک جھٹکے سے فون اٹھایا، کال سنی اور پھر بغیر کچھ کہے فورا کھڑا ہو گیا،

کدھر جا رہے ہو؟؟۔ سعد نے حیرت سے پوچھا

"غصہ نکالنے کا اچھا موقع مل گیا ہے۔ غصہ نکالنے جارہا ہوں۔ رمیز نے سخت لہجے میں کہا،"

"رمیز کم از کم بتا تو دو کہ کہاں جا رہے ہو؟؟"

رمیز کمرے سے نکلتے ہوئے بولا،

"زمین والا کوئی مسئلہ ہے وہی حل کرنے جارہا ہوں۔"

"تم ٹینشن نہ لو۔ بابا کی کال آئی تو بول دینا تمہارے ساتھ ہی ہوں۔ اور ویسے بھی گھر جانا ہوا تو میں بتادونگا تمہیں۔ ورنہ آج رات تمہارے گھر ہی رہوں گا۔"

پھر ایک لمحے کے لیے رمیز رکا اور مڑ کر کہا،

"رکھ لوگے نہ؟؟؟ یا میں ایک دوست کے ہوتے ہوئے باہر سڑکوں کی خاک چھانوں"

ٹھیک ہے آجانا۔۔ پہلے کبھی تمہیں میں نے منع کیا ہے جواب کرونگا۔ سعد نے مسکرا کر کہا،

"تو پھر تم میرے لیے کھانے کا بندوبست کرنا۔ آ کر میں کھانا ضرور کھاؤں گا۔ رمیز اتنا کہہ کر وہاں سے نکل گیا،"

اچھا ٹھیک ہے۔!!

(******)

رمیز کی گاڑی گرد اڑاتی ہوئی سنسنان میدان میں داخل ہوئی، پہرے داروں نے گاڑی کی آواز سن کر فورا کرسی میدان میں رکھی۔ گارڈ نے گاڑی رکتے ہی گاڑی کا دروازہ کھلا۔

رمیز نے گاڑی سے باہر قدم رکھا، سیاہ چشمہ آنکھوں پر اور چہرے پر غصے کی جھلک تھی۔

قریب پڑی لکڑی کی کرسی پر رمیز خاموشی سے ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھ گیا، جیسے پورا میدان اُس کے حکم کا منتظر ہو،۔

سیکرٹری فوراً آگے بڑھا۔

سر یہی وہ لوگ ہیں۔ جنہوں نے زمین کا معاملہ روکا ہوا ہے۔

رمیز نے ایک طنزیہ مسکراہٹ اُس بزرگ پر ڈالی جس کی زمین تھی۔

"کیوں۔!!اپنی جان پیاری نہیں ہے تمہیں۔"

رمیز کے سامنے ایک بزرگ کھڑا تھا جس کے ہاتھ کپکپا رہے تھے۔اس کے کپڑے پرانے تھے مگر آنکھوں میں غیرت تھی۔

صاحب میں غریب مزدور ہوں۔یہ زمین میرے آباؤاجداد کے وقت کی ہے کچھ سال پہلے مجھے اس زمین کا پتہ چلا کہ یہ زمین ہم بھائیوں کے نام ہے تو میں نے سارے قانونی کاغذات کے ذریعے یہ زمین اپنے اور اپنے بھائیوں کے درمیان بانٹ دی تھی۔ بھائیوں کا حصہ شہر سے دوسری طرف ہے اور میرا حصہ شہر کے درمیان میں آرہا تو یہ مجھ سے میری زمین مانگ رہے ہیں کہ کوئی ہوٹل کھولنا ہے۔صاحب میں مزدور بندہ ہوں اب اگر اللہ نے میری سن لی ہے تو یہ مجھ سے میری زمین مانگنے آگئے ہیں۔میں کیسے دے دوں انہیں۔؟؟

رمیز نے سرد لہجے میں کہا،

"میں نے تم سے روداد سنانے کا نہیں کہا۔ زمین کے کاغذ کدھر ہیں۔؟؟ جس پر لکھا ہے کہ یہ زمین تمہاری ہے دکھاؤ مجھے۔؟؟"

بزرگ نے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے فائل آگے بڑھائی۔

صاحب یہ........ یہ ہیں کاغذ

رمیز نے آنکھ کے اشارے سے سیکرٹری کو فائل پکڑنے کا کہا،

"کیا لکھا ہے اس پر۔؟؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جی سر!! زمین ان کے نام ہی ہے۔ اور اس وقت زمین کی مالیت کڑوڑوں میں ہے۔

رمیز نے اب دوسری پارٹی کی طرف رخ موڑا، وہ دو طاقتور بزنس مین تھے۔

"اور تم بتاؤ کتنا ریٹ ہے زمین کا۔"؟؟

ایک نے آگے بڑھ کر کہا،

سر جو ریٹ آپ کہیں گے ہم دیں گے۔ بلکہ دو گنا، تین گنا، جتنا چاہیں ہم آپ کو دیں گے۔ بس یہ زمین ہمیں دے دیں۔

رمیز نے کرسی کے ساتھ ٹیک لگائی، گہری سانس لی، اور کہا۔

"زمین تم دونوں کے لیے مسئلہ بنا رہی ہے۔ ایک اسے چھوڑنا نہیں چاہتا، اور دوسرے کسی قیمت پر بھی لینا چاہتے ہیں۔ تو بتاؤ میں کس کی سنوں؟؟۔ میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے جلدی بتاؤ۔ تا کہ میرے لیے فیصلہ کرنے میں آسانی ہو۔"

بزرگ نے ہاتھ جوڑ دیے۔ آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

صاحب میرے لیے یہ میری زندگی کا سہارا ہے میرے بچوں کا مستقبل سنور جائیگا۔ صاحب یہ میری زمین ہے مجھے دے دیں۔ اگر یہ گئی تو ہم سڑک پر آجائیں گے۔

"تم بتاؤ کیا کریں ویسے بھی مجھے ان دونوں کی لڑائی میں بلکل بھی دلچسپی نہیں ہے۔ رمیز اپنے سیکرٹری کو دیکھ کر بولا،"

سر جو آپ کو ٹھیک لگے کر دیں۔

رمیز نے کچھ لمحے سوچا، پھر دھیرے سے کرسی سے اٹھا،اس کے چہرے پر کوئی تاثر نہیں تھا۔ وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا بزرگ کے قریب آیا۔

"میں برا انسان نہیں ہوں۔"

رمیز نے نرم لہجے میں کہا، مگر آنکھوں میں بجلی جیسی چمک تھی۔

"لیکن کیا کروں جب بات پیسوں کی، رتبے کی آتی ہے تو رمیز اورنگزیب سب بھول جاتا ہے۔ مجھے پیسوں سے محبت ہے، عشق ہے۔"

یہ کہہ کر رمیز نے پسٹل نکالی، ایک لمحے میں فائر!! گولی بزرگ کے پیٹ میں جا لگی، دوسری گولی سینے پر اور تیسری سیدھی کندھے پر۔

بزرگ زمین پر گرا مٹی میں لت پت۔ آنکھوں میں شکوہ لیے۔

"میں تمہیں زندہ چھوڑ نہیں سکتا۔ زندہ چھوڑ دونگا تو تم میرے خلاف جا کر کورٹ میں گواہی دو گے اس لیے تمہارا زندہ رہنا بھی ٹھیک نہیں۔" رمیز نے غصے میں کہا،

باقی کی گولیاں اُس نے پارٹی کے دوسرے لوگوں پر چلائیں۔

خاموشی چھا گئی۔ ہوا رک گئی۔

دوبارہ پیچھے مڑ کر رمیز نے دونوں کے سینے پر پھر گولیوں کی برسات کی۔ وہ دونوں وہیں دم توڑ کر گر گئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یہ میدان میری آمد سے آباد ہوتا ہے۔ اور
میرے رکنے سے خاموش"

رمیز نے اپنے سیکرٹری کو مڑ کر دیکھا،

"باقی کا کام تم لوگ دیکھ لو۔ اور ہاں اس زمین پر رمیز اورنگزیب کا نام صبح سورج نکلتے ہی ہونا چاہیے۔ ورنہ انجام تم لوگ جانتے ہو۔"

یہ کہہ کر رمیز نے چشمہ لگایا۔ گاڑی میں بیٹھا۔ گارڈ نے گاڑی کا دروازہ بند کیا۔ اور انجن کی گرج کے ساتھ میدان سے نکل گیا۔

اس کے جاتے ہی دھول اڑتی رہی۔

(******)

شام ہو چکی تھی۔ آسمان پر چاند ہلکی چاندنی بکھیر رہا تھا۔ رخسار بیگم رابیل کے پاس باہر ہی بیٹھی تھیں۔ رابیل پینٹنگ ختم کر کے اپنی چیزیں سمیٹنے لگی جب رخسار بیگم نے نرمی سے کہا،

"رابیل اگر تم برا نہ مانو تو کیا آج رات تم میرے پاس رک سکتی ہو؟"

رابیل نے اُن کی طرف دیکھا،اُن کے چہرے پر تنہائی کی ایک گہری لکیر واضح تھی جو لفظوں سے زیادہ بول رہی تھی،رابیل کے دل میں ایک نرم سا احساس جاگا،مگر ساتھ ہی بی جان کی تنہائی کا خیال بھی اُسکے دل میں تھا۔

"آنٹی رکنے کو تو میں رک جاتی۔ لیکن بی جان بھی گھر پر اکیلی ہوتی ہیں۔ اور پھر میں انہیں ایسے اکیلا نہیں چھوڑ سکتی۔"

رخسار بیگم کچھ دیر خاموش رہیں، اُن کی آنکھوں میں ہلکی سی نمی ابھری پھر زبردستی مسکرا کر بولیں۔

"چلو کوئی بات نہیں بیٹا۔ تمہاری بی جان بھی تمہارا انتظار کر رہی ہوں گی۔ تم چلی جاؤ۔"

رابیل نے ان کے چہرے پر اداسی دیکھی، اُس کا دل بھی بوجھل تھا لیکن اُسکو بی جان کی بھی پرواہ تھی۔ اُس نے اپنا بیگ اٹھایا اور کہا،

چلیں میں چلتی ہوں۔

وہ دروازے کی طرف بڑھی مگر قدم جیسے زمین سے چپک گئے۔ پیچھے مڑ کر دیکھا تو رکسار بیگم خاموشی کھڑی اُسے جاتے دیکھ رہیں تھیں۔ اُن کے چہرے پر اداسی اور خاموشی چھائی ہوئی تھی۔

رابیل واپس آئی،اور آہستہ سے کہا،

آنٹی ایک منٹ یہ میرا بیگ پکڑیں میں بی جان کو کال کر لوں۔

رخسار بیگم نے رابیل کا بیگ تھاما،اور رابیل لان کے دوسری طرف گئی۔

فون ملاتے ہی بی جان نے کال اٹھالی۔

"بی جان ایک بات کرنی تھی آپ سے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

بولو رابیل!!

"بی جان۔۔۔ آج آپ سیدہ اماں کو روک لیں وہ آپ کے ساتھ رات رہ لیتی ہیں۔ اور میں آنٹی کے پاس رک جاتی ہوں وہ اکیلی ہیں۔ اور مجھ سے رکنے کا کہہ رہی۔،اگر میں نہ رکی تو وہ پریشان ہونگی اور آپکو پتہ ہے نہ میں کسی کو پریشان نہیں دیکھ سکتی۔"

دوسری طرف لمحے بھر کو خاموشی چھا گئی۔ پھر بی جان کی نرم مگر فکرمند آواز آئی۔

رابیل۔ تم رہ لو گی؟؟؟بی جان دوسری طرف سے بولیں،

"بی جان وہ اکیلی ہیں......اگر انہوں نے اتنے مان سے کہا ہے تو میرا ابھی دل نہیں ہے کہ میں ان کا مان توڑوں۔"

"تم محفوظ ہو نہ وہاں؟؟؟کام کی حد تک تو ٹھیک تھا ایسے رات رہنا مجھے مناسب نہیں لگ رہا۔بی جان فکر سے بولیں،"

"بی جان میں ادھر بلکل محفوظ ہوں۔کوئی پریشانی اور کوئی خطرہ نہیں ہے مجھے یہاں۔آپ فکر مت کریں۔"

پکا؟؟؟بی جان نے پوری تسلی کرتے ہوئے پوچھا،

"جی بی جان!!۔اگر نہیں یقین تو میں آپکو وڈیو کال کرلونگی ہر آدھے گھنٹے بعد ٹھیک ہے؟؟"

بی جان نے گہری سانس لی۔

"اچھا!! چلو ٹھیک ہے۔ ویسے میرا سارا دھیان اب تمہاری طرف ہی رہے گا۔ موبائل کو سائلنٹ پر مت رکھنا میں کبھی بھی کال کر سکتی ہوں تو پہلی رنگ پر ہی کال اٹھا لینا۔"

رابیل کے لبوں پر مسکراہٹ آئی،

جی اچھا بی جان۔۔ آپ بھی خیال رکھنا اپنا۔

رابیل نے کال بند کی، اس کے دل میں بھی سکون سا محسوس ہوا۔

وہ واپس رخسار بیگم کے پاس آئی اور بولی،

"لگتا ہے آنٹی، آپ نے دل سے دعا کی تھی کہ میں رک جاؤں۔"

کیوں کیا ہوا؟؟؟ رخسار بیگم نے حیرت سے پوچھا،

"بی جان نے اجازت دے دی ہے کہ میں رک جاوں آپ کے پاس۔"

کیا سچ میں؟ یہ سن کر رخسار بیگم کا چہرہ جیسے چمک اٹھا۔ اُن کی آنکھوں میں خوشی کی جھلک تھی۔

جی آنٹی!!

"رابیل مجھے بہت اچھا لگا کہ تم میرے لیے رکی ہو۔ رخسار بیگم نے اُسے گلے لگا کر کہا،"

رابیل ہنس دی۔

"اُف! آنٹی اب اتنا شکریہ مت ادا کریں۔ میں کوئی میدانِ جنگ نہیں جیتا۔"

وہ دونوں ہنس پڑیں۔

"چلو آجاو پھر ڈنر تیار ہے۔ ساتھ کھانا کھاتے ہیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ دونوں اندر چلی گئیں۔

ڈنر کے بعد دونوں اوپر کمرے میں چلی گئیں۔

رخسار بیگم تھی آواز میں بولیں۔ رابیل تم میرے پاس ہی سو جانا۔ مجھے تو اب نیند آنے لگ گئی ہے۔ پتہ نہیں سرمد کب کال کرے گا میں تو اب مزید اُسکا انتظار نہیں کر سکتی،

رابیل ہلکا سا مسکرائی۔

"آپ سو جائیں آنٹی!۔ میں نماز پڑھ کر فوراً سونے آجاوں گی۔"

رابیل نے جائے نماز لیا اور کمرے کے ایک طرف بچھالیا۔ اور نماز پڑھنے لگ گئی۔

اسی دوران رخسار بیگم کا فون بجا۔ سرمد کی کال تھی۔

رخسار بیگم نے کال اٹھائی اور کہا،

"میں کب سے تمہارا انتظار کر رہی تھی میں۔ سرمد!! تمہیں اندازہ ہے تمہاری وجہ سے میں سوئی بھی نہیں۔"

دوسری طرف سے تھکی مگر پیار بھری آواز آئی۔

"ممی بیک ٹو بیک تین چار میٹنگز تھی میری۔ مجھے بھی بلکل ٹائم نہیں ملا ابھی فری ہوا تو سب سے پہلے آپکو کال کی۔ دیکھیں ابھی میں نے چینج بھی نہیں کیا۔ سرمد لیپ ٹاپ سے پیچھے ہٹ کر اپنا آپ دکھاتے ہوئے بولا،"

رخسار بیگم کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔

"چلو کوئی بات نہیں۔ کھانا کھایا تم نے؟؟"

"نہیں!!ابھی تو آپ سے بات کر رہا ہوں۔ میں بہت تھکا ہوا ہوں، مجھے کھانے کی نہیں نیند کی ضرورت ہے۔ وہ پیار سے بولا۔"

"کھانا کھا کر سونا۔ رخسار بیگم بولیں۔"

باتیں کرتے ہوئے رخسار بیگم کی آواز مدھم ہونے لگ گئی، آہستہ آہستہ وہ نیند کی گہری آغوش میں چلی گئیں۔

موبائل رخسار بیگم نے سرہانے کے ساتھ رکھا ہوا تھا جس وجہ سے وہ اسے بند کرنا بھول گئی تھیں۔ رخسار بیگم کا ہاتھ لگنے سے موبائل کا اینگل بدلہ اور اُسکا رخ کمرے کے ایک طرف ہو گیا،

سرمد چونکا،

اُس نے ایک دوبار ممی ممی کہا۔ ممی آپ سو گئی ہیں؟؟ مگر کوئی جواب نہیں ملا۔

پھر اُسکی نگاہ دوبارہ سکرین پر ٹھہری۔

وہ لمحہ جیسے رک گیا۔ رابیل نماز پڑھنے میں مگن تھی، اُسکی پیشانی جائے نماز کو چھو رہی تھی۔ اُسکے چہرے پر سکون اور روشنی کا عجب ملاپ تھا۔ سرمد نے کال بند نہیں کی۔

کچھ دیر بعد رابیل نے سلام پھیرا ہاتھ اٹھائے اور دعا کے بعد ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ رخسار بیگم کے پاس آئی۔ اور اُن پر پھونک ماری، جیسے ہر بار وہ بی جان پر مارتی تھی۔

رابیل کو اندازہ نہیں تھا کہ کیمرہ آن ہے۔

سرمد نے بے اختیار ایک سانس روکی، جیسے اُس لمحے کی پاکیزگی کہیں ٹوٹ نہ جائے۔

اتنے میں رابیل کی نظر موبائل پر پڑی، وہ ٹھٹھک گئی۔ وہ فوراً پیچھے ہٹ گئی، چہرے پر حیرت اور جھجھک کا ملا جلا رنگ ابھرا،

"ممی شائد بات کرتے کرتے سو گئی ہیں!!" سرمد نے دھیرے سے کہا،

رابیل خاموش رہی۔

"میں آپ سے بات کر رہا ہوں۔ سرمد نے پھر کہا،"

رابیل پھر خاموش رہی،

"آپ بھی سو گئی ہیں کیا؟"اس بار اُسکے لہجے میں مسکراہٹ تھی،

رابیل آخر کار بول اٹھی،

"جب آنٹی سو گئی ہیں تو آپ کال بند کر دیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"تو کال آپ بھی بند کر سکتی ہیں۔"سرمد نے ہلکے طنز سے کہا،

"آپکی کال سے آنٹی کی نیند ڈسٹرب ہو سکتی ہے۔"وہ پیچھے سے بولی،

"آپ سامنے آکر بھی بول سکتی ہیں جو کہنا ہے۔ میرے کان اتنے تیز نہیں ہیں کہ وہ آپکی آواز سن پائیں۔"

"خود تو آپ تیز ہیں نہ تو کان بھی ہو جائیں گے تیز۔ رابیل لمحے بھر کے لیے اسکرین کی طرف آئی اور فوراً سے کال بند کر دی۔ "

سرمد مسکرایا! ایک ان جانی ہلکی سی مسکراہٹ جو اُسکے لبوں پر دیر تک رہی۔

رابیل جلدی سے بیڈ کے دوسرے طرف لیٹ گئی۔ کمرے میں مکمل خاموشی چھا گئی تھی۔

سرمد اپنے لیپ ٹاپ پر مسلسل نگرانی کر رہا تھا۔ وہ سونے کا ارادہ رابیل کو دیکھنے کے بعد ترک کر چکا تھا۔

رابیل بار بار کروٹ بدلتی رہی، لیکن اُسے نیند نہیں آئی۔

"لگتا ہے میں نے یہاں رک کے غلطی کی ہے۔ رابیل اٹھ کر بیٹھ گئی۔ "

"یا پھر اگر جگہ تبدیل ہو تو نیند آنا مشکل ہوتی۔۔ " رابیل خود سے باتیں کرتے ہوئے بولی۔

"اگر میں ساری رات کروٹیں بدلتی رہی تو میں تو تھک جاؤنگی۔ اس سے بہتر ہے میں کچھ کر لیتی ہوں۔ "

رابیل اچانک اٹھ کھڑی ہوئی جوتے پہنے اور دروازہ آہستہ سے کھول کر باہر نکل گئی۔اُس نے دروازہ دھیرے سے بغیر کسی آواز کے بند کر دیا۔اور وہ سیڑھیاں اترنا شروع ہوئی۔

"یہ اس وقت کدھر جا رہی ہیں مس کلمبیل۔" سرمد نے لیپ ٹاپ پر اُسے دیکھ کر کہا،

رابیل دبے پاؤں نیچے لاؤنج میں گئی،اور اپنی پینٹنگ کا سامان نکال کر بیٹھ گئی۔رابیل نے بہت سکون سے پینٹنگ بنانا شروع کی۔

"لوگ رات کو سوتے ہیں اور یہ پینٹنگ کریں گی۔جب ان سے کام کا کہو تو انہوں نے کرنا نہیں ہوتا اور اب۔......" سرمد اُس کی یہ عجیب حرکت دیکھ کر بولا،

سرمد کی آنکھیں نیند سے بند ہو رہی تھی۔مگر آج وہ سونے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔اُس نے اپنے لیے کافی آرڈر کی، کسی طریقے نیند سے چھٹکارا ملے۔

رابیل اپنے رنگوں اور برش کے ساتھ مکمل طور پر غرق تھی،وہ ہر بات سے انجان بس پینٹنگز بنا رہی تھی۔

سرمد اُسکی ہر حرکت کو محسوس کرتا رہا، وہ اُسے دیکھتا رہا۔

رابیل صبح فجر تک پینٹنگز بناتی رہی۔ وہ اس بات سے انجان تھی کہ وہ اکیلی ہی نہیں جاگ رہی۔ اس کے ساتھ کوئی اور بھی اپنی نیند قربان کیے ہوئے ہے۔

سرمد بیٹھے بیٹھے پانچ کافی کے مگ پی چکا تھا کہ اسے نیند نہ آئے۔ اور وہ مسلسل ٹکٹکی باندھ کر رابیل کو دیکھ رہا تھا۔ یہ پہلی بار تھا کہ سرمد نہ چاہتے ہوئے بھی اسے دیکھتا جارہا تھا۔ اسے صبح پھر میٹنگز پر جانا تھا لیکن سب کچھ چھوڑ کر وہ رابیل کو دیکھنے میں مصروف تھا۔

جب پانچ پینٹنگز بن گئی تھی رابیل نے سب کچھ سائیڈ پر رکھا اور ایک لمبی گہری سانس لی۔

رابیل صوفے پر جا کر لیٹ گئی۔ سرمد نے اُسے یوں لیٹا دیکھا تو فوراً اپنا لیپ ٹاپ بند کر دیا۔ چند لمحے اُسکے چہرے پر مسکراہٹ رہی۔

وہ کچھ دیر رابیل کے بارے میں سوچتا رہا، پھر اپنی سوچوں کا رخ موڑ کر بیڈ پر جا کر لیٹ گیا۔

رابیل فجر کی نماز پڑھنے کے بعد ایک دفعہ ہی سوئی تھی۔اور پھر ایسا سوئی کہ دو پہر کے دو بجے اٹھتی۔رخسار بیگم نے بھی اُسے سکون سے سوتا دیکھ کر اٹھانے کی کوشش نہیں کی۔

بی جان۔۔بی جان۔رابیل کی ایک دم آنکھ کھلی تو اُس نے بی جان کو آوازیں دینا شروع کر دیں۔ابھی بھی تھکن کے اثرات اُسکے چہرے پر نمایاں تھے۔

رابیل نے ارد گرد نظر دوڑائی تو اُسے یاد آیا کہ وہ کل سے ہی سرمد سر کے گھر پر ہے۔

اُس نے موبائل اٹھایا اور ٹائم دیکھا۔ٹائم دیکھ کر وہ ایک لمحے کے لیے حیران رہ گئی۔

"یہ کیا دو بج گئے ہیں۔آنٹی کیا سوچیں گی؟"رابیل جلدی سے بستر سے اٹھی۔

"اتنا تو میں کبھی گھر پر بھی نہیں سوئی۔رابیل آہستہ سے بڑبڑاتے ہوئے جلدی سے فریش ہونے کے لیے واش روم چلی گئی۔"

جیسے ہی وہ فریش ہو کر واش روم سے نکلی،وہ فوراً نیچے آگئی۔ رخسار بیگم پہلے سے ہی لاونج میں موجود تھیں۔

رابیل نے انہیں دیکھا اور ایک ہی سانس میں بولنا شروع ہوئی۔

"میں ویسے اتنا سوتی نہیں ہوں آنٹی۔ کل مجھے نیند نہیں آرہی تھی تو میں پینٹنگز بنانے لگ گئی تھی رات کو۔ صبح نماز کے بعد سوئی اور پھر ایسا سوئی کے مجھے کچھ ہوش ہی نہیں رہی۔"

بریک لگاؤ رابیل۔!!رخسار بیگم اسے اپنے پاس بٹھاتے ہوئے بولیں۔

"مجھے پتہ ہے رابیل تم مجھے صفائیاں مت دو۔ تمہاری پینٹنگز ادھر پڑی ہوئی تھی مجھے پتہ چل گیا تھا کہ تم ساری رات پینٹنگز بنا رہی تھی۔ اور اگر اتنا سو بھی لیا تو کوئی بات نہیں۔ رخسار بیگم اسے تسلی دیتے ہوئے بولیں۔"

"نہیں آنٹی ایسے اچھا بھی تو نہیں لگتا ناں...........وہ شرمندہ ہوئی۔"

وہ ایک لمحے کے بعد پھر بولی،

"آنٹی مجھے اجازت دیں۔ میں گھر جاؤں کل کے یہی کپڑے پہنے ہوئے، بی جان بھی انتظار کر رہی ہونگی۔ میں گھر سے ہو کر شام کو پھر آونگی۔"

"رابیل ناشتہ کر کے جانا۔" رخسار بیگم ناشتے کے لیے خان بابا کو آواز دیتے ہوئے بولی،

"نہیں آنٹی۔ بی جان فکر مند ہو رہی ہونگی۔ میں نے انہیں کال بھی نہیں کی تھی رات کو۔ اب گھر جا کر ہی کرونگی ناشتہ۔"

"لیکن رابیل ایسے اچھا نہیں لگتا۔ جلدی سے کر لو، لیکن ناشتہ کر کے جاو۔"

"نہیں آنٹی۔ سچ میں ابھی ٹائم نہیں ہے۔ پھر کبھی۔" وہ جلدی سے اٹھی اور باہر نکلی۔ ڈرائیور نے گاڑی نکالی اور وہ گھر کے لیے نکل گئی

(*******)

رابیل جیسے ہی گھر پہنچی، فوراًبی جان کے پاس گئی۔ بی جان اُسکا انتظار ہی کر رہی تھی۔ رابیل صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولی۔

"بی جان جیسے ہی میری آنکھ کھلی ہے۔میں آپ کے پاس حاضر ہو گئی ہوں۔رابیل بی جان کے سوال کرنے سے پہلے ہی بول پڑی۔"

"کال ہی کر لیتی مجھے۔میں پوری رات نہیں سوئی۔مجھے تمہارے بغیر نیند ہی نہیں آرہی تھی۔اور مجھے تمہاری فکر بھی ستائے جارہی تھی کہ تم سو بھی رہی ہو گی ادھر سکون سے یا نہیں۔بی جان نرم لہجے میں بولیں۔"

"تو بی جان میں کونسا سوئی تھی۔میں نے بھی پوری رات جاگ کر گزاری ہے۔اور جب سوئی تو پھر ایسا سوئی کے آپکے سامنے ہی ہوں۔رابیل نے مسکرا کر کہا،"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"اچھا چلو!جاؤجا کر فریش ہو پھر مل کر کھانا کھاتے ہیں۔"

"جی بی جان میں پانچ منٹ میں فریش ہو کر آتی ہوں۔رابیل اٹھ کر اپنے کمرے میں فریش ہونے کے لیے چلی گئی۔"

اور بی جان کچن میں کھانا گرم کرنے لگ گئیں۔جیسے ہی کھانا گرم ہوا وہ باہر ٹیبل پر کھانا لگانے لگ گئیں۔اتنی دیر میں رابیل بھی فریش ہو کر باہر آگئی۔

رابیل نے کرسی کھینچی اور بیٹھ گئی۔

"بی جان قسم سے بہت بوجھ ہے کندھوں پر۔" رابیل کھانا کھاتے ہوئے بولی،

"تو اتنا بوجھ کس نے کہا ہے اٹھاو۔ بی جان بولیں۔"

"جتنا آسانی سے کام کر سکتی ہو اتنا ہی کرو۔ میں تو اس لیے پہلے تمہارے پیچھے پڑی تھی کہ تم کوئی کام کرو، گھر میں بیٹھ کر اپنا مستقبل خراب نہ کرو، اب مجھے جب تسلی ہے کہ تم کام کر لوگی تو میں بھی سکون میں ہوں کہ تم اپنے مستقبل کو ضائع نہیں کروگی۔ اب تم اپنی زندگی سنوارنے کے لیے سنجیدہ ہوتی ہوئی مجھے نظر آرہی ہو۔ اس لیے کوئی ضرورت نہیں ہے اتنا بوجھ اٹھانے کی۔ جتنا آسانی سے کر سکتی ہو اتنا ہی کرو۔ بی جان نے نرمی اور نصیحت کے ملے جلے انداز میں کہا،"

"اب تو بی جان مجھے کام کرنے میں مزہ آتا ہے۔ پینٹنگ کرنے سے میرا سارا سٹریس دور ہو جاتا ہے۔ بس، زیادہ لوڈ سے پریشان ہو جاتی ہوں ویسے کوئی مسئلہ نہیں ہے اب۔ رابیل نے سکون محسوس کرتے ہوئے کہا،"

کھانے کے دوران رابیل کو اچانک یاد آیا۔

"بی جان کیا آپ میرے ساتھ بک شاپ تک چلیں گی۔؟؟"

کیوں؟؟؟وہاں اب تمہیں کیا کام ہے۔

"بی جان کچھ بُکس لینی ہیں۔"

"میں تو نہیں فری۔ڈرائیور کے ساتھ ہی جاؤ۔ میرے تو اور بھی بہت سارے کام ہیں۔ بی جان ڈائننگ سے اٹھتے ہوئے بولیں،رابیل بھی کھانا ختم کر کے اُن کے پیچھے پیچھے آئی۔"

"بی جان بس آدھے گھنٹے کی بات ہے۔رابیل نے اصرار کیا۔"

"نہیں رابیل خود چلی جاؤ۔ابھی گھر کے بھی بہت کام ہیں مجھے،بی جان نے واضح لفظوں میں کہا،"

"اب کی بار جب آپ بازار جائیں گی میں بھی آپ کے ساتھ نہیں جاؤنگی۔رابیل نے مصنوعی غصے سے کہا،"

بی جان مسکرا دیں۔

رابیل جلدی سے اپنے کمرے میں گئی۔ بیگ اٹھایا اور ڈرائیور کے ساتھ بازار کے لیے نکل گئی،

بازار پہنچتے ہی رابیل کچھ بک شاپس پر گئی، اُس نے ہر جگہ رخسار بیگم کی پسند کی کتابیں دیکھیں لیکن کوئی بھی کتاب وہاں سے نہیں ملی۔ کبھی کسی کتاب کی پرنٹنگ اچھی نہیں تھی، اور کبھی کسی کا کلر۔ ہر طرف اُس نے کتابیں کھنگالی، لیکن اُس کے دل کو کوئی بھی کتاب نہ بھا سکی۔

آخر کار اُسکی نظر ایک اور دکان پر پڑی جہاں نہ صرف کتابوں کی بڑی تعداد تھی بلکہ معیار بھی اعلیٰ تھا۔ رابیل نے دکان میں قدم رکھا، ہر شیلف پر لگے کتابوں کو غور سے دیکھا۔ ایک ایک کر کے وہ کتابیں دیکھنے لگی۔ ایسے جیسے کوئی قیمتی خزانہ تلاش کر رہی ہو۔

پھر تھوڑی دیر بعد اُس نے رخسار بیگم کی پسند کی ساری کتابیں لیں۔ اور کان سے باہر آ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

گاڑی میں بیٹھتے ہی وہ ابھی تھوڑی دور ہی گئی تھی کہ رابیل کی نظر ایک خوبصورت فلاور شاپ پر پڑی۔ پھولوں کی خوشبو، رنگ برنگے گلاب اور بہار کے تازہ پودے دیکھ کر اُس کا دل کھل اٹھا۔ اُس

نے ڈرائیور کو گاڑی روکنے کا کہا۔ اور دکان کے اندر بڑھ گئی۔

دکان میں جاتے ہی اُس کے ہاتھ بے ساختہ پھولوں اور پودوں کی طرف بڑھے۔ اُس نے لان کے لیے کچھ پودے اور پھول خریدے۔ ہر پھول کو دیکھ کر اُس کے چہرے پر خوشی کے آثار واضح تھے۔ پھول اور پودے خریدنے کے بعد اُسنے ڈرائیور کو سارا سامان گاڑی میں رکھوانے کو بولا۔

اور خود بل پے کر کے وہ بھی گاڑی میں بیٹھ گئی۔

گاڑی میں بیٹھتے ہی اُس نے ڈرائیور کو سرمد کے گھر کی طرف جانے کا کہا۔ ڈرائیور نے گاڑی کا رخ سرمد کے گھر کی طرف موڑ لیا۔

(*******)

دوپہر کا وقت تھا۔ دھوپ ہلکی ہلکی لان کے کونے کونے میں پھیل رہی تھی۔ درختوں کے پتوں پر پڑنے والی سنہری روشنی جیسے ہر چیز کو اپنے حصار میں لے رہی ہو۔ ہوا میں ہلکی سی نمی اور خوشبو تھی، جیسے موسم بھی آج کچھ کہنے کو بے قرار ہو۔

رخسار بیگم صوفے پر ٹیک لگائے بیٹھی تھیں، ان کے چہرے پر تھکن کی لکیریں تھیں۔ وہ بیٹھے رابیل کا ہی انتظار کر رہی تھیں۔

تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا، رابیل ایک بڑے سے کارٹن کے ساتھ اندر داخل ہوئی۔

ملازم کی مدد سے وہ ساری چیزیں لیکر اندر لاونج میں داخل ہوئی۔

یہ لیں آنٹی، آپ کی ساری چیزیں۔ رابیل نے کتابوں والا کارٹن آگے کیا۔"

رخسار بیگم نے مسکراتے ہوئے رابیل کو دیکھا، پھر اچانک ان کی نظر اس کے پاس پڑے کارٹن میں پڑی جس میں بیج تھے کچھ پودوں کا سامان موجود تھا۔

رابیل نے مسکراتے ہوئے ایک ایک باکس رخسار بیگم کے سامنے رکھ دیے۔

رخسار بیگم نے حیرانی سے پوچھا،

"یہ سب کیا ہے رابیل؟"

رابیل نے مسکراتے ہوئے کارٹن کا ڈھکن کھولا،

"یہ سب آپ کے لان کے لیے ہے آنٹی، کچھ پودے، کچھ پھول، کچھ رنگ برنگی کنکریاں، آپ بور ہوجاتی ہیں نا، تو آج ہم دونوں مل کر آپ کا لان سجائیں گے،اتنا حسین کہ آپ کا دل ہر روز یہاں آنے کو کرے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رخسار بیگم کے چہرے پر نرمی آگئی،

"ارے،رابیل،اس کی کیا ضرورت تھی بیٹا؟"

"ضرورت نہیں آنٹی، خوشی تھی"

رابیل نے دھیرے سے جواب دیا،

"آپ بیٹھ کر، باہر چلیں، آئیے۔ پھولوں کے ساتھ وقت گزاریں گی تو دل بھی ہلکا لگے گا۔ دیکھیے، باقی سب میں کرتی ہوں۔"

رخسار بیگم رابیل کے ساتھ باہر کی طرف چل پڑیں۔

لان کی طرف جاتے ہوئے سورج کی شعاعیں رابیل کے بالوں سے کھیلتی رہیں۔ لان کی گھاس نرم تھی، لان کے ایک طرف جو فوارہ لگا تھا، فوارے کا پانی چھن چھن کرتا بہہ رہا تھا۔

رابیل نے دستانے پہنے، گملوں کو ایک ایک کر کے ترتیب سے رکھا۔ پھر نرمی سے مٹی نکالی، اس میں ہاتھ ڈالا، پھر اس نے مٹی میں بیج ڈالنے شروع کیے۔

"یہ گلاب ہے، یہ چنبیلی، یہ لیونڈر... اور یہ سورج مکھی، جو ہمیشہ روشنی کی طرف دیکھتا ہے۔" رابیل رخسار بیگم کو بتاتے ہوئے بولی۔

رخسار بیگم خاموشی سے دیکھتی رہیں، ہر حرکت میں ایک محبت، ایک سکون تھا۔

رابیل نے کنکریوں کو گملوں کے کناروں پر سجا دیا، رنگ برنگی چمک جیسے کسی کہانی کی جھلک ہو۔ پھر اس نے لان کے کناروں پر ننھی ننھی فیری لائٹس لگانا شروع کیں،

'رات میں یہ لائٹس جب جلیں گی نا آنٹی، تو آپ کا لان کسی خواب کی طرح لگے گا"

رخسار بیگم مسکرا اٹھیں،

"بیٹا، صرف خوبصورت نہیں، بہت خوبصورت بنا دیا ہے تم نے۔"

رابیل نے ہاتھ جھاڑے،

"بس آپ وعدہ کریں، ان کو روز پانی دیں گی، اور خیال رکھیں گی۔

"جی، جیسا تم کہو گی، ویسا ہی کروں گی۔"

دوسری طرف سرمد اپنی میٹنگ میں بیٹھا تھا، مگر اس کی آنکھیں موبائل اسکرین پر جمی تھیں۔ گھر کے کیمرے میں وہ سب کچھ دیکھ رہا تھا، رابیل، دھوپ میں چمکتے بال، نرم سی مسکراہٹ، اور ہر حرکت پر اُسکی نظر تھی۔

میٹنگ کی باتیں اس کے کانوں میں دھند لا گئیں۔ اس کی نظریں رابیل پر تھیں، چہرے پر سکون، مگر آنکھوں میں پہلی بار ایک نرم، ان کہی لہر تھی۔

رابیل مٹی میں ہاتھ ڈال کر اگلا بیج بوتی گئی،

اسے خبر بھی نہ تھی کہ کوئی دور بیٹھا، اس کی ہر حرکت میں اپنا دل گم کر رہا ہے۔

کچھ دیر بعد، جب سارا لان پھولوں، کنکریوں اور روشنیوں سے جگمگانے لگا، ہوا میں چنبیلی کی خوشبو گھل گئی،

رخسار بیگم کی آنکھیں نم ہو گئیں،

اور رابیل کے لبوں پر ایک اطمینان بھری مسکراہٹ تھی۔

آنٹی، اب آپ کا لان نہیں، آپ کا دل بھی مہک جائے گا۔"

(********)

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شام ڈھل چکی تھی۔ گھر کے ہر کونے میں عجیب سا سکوت چھایا ہوا تھا، جیسے دیواریں بھی کسی بھید میں لپٹی ہوں۔ دروازے پر رمیز کے قدموں کی آہٹ سن کر نگین کے دل کی دھڑکن جیسے رک گئی تھی۔ وہ کل رات سے اُس کا انتظار کر رہی تھی۔ وہ صبح سے لاونج سے نہیں ہلی تھی کہ جانے کب رمیز آجائے۔ وہ بے صبری سے اُس کا انتظار کر رہی تھیں۔

دروازہ کھلا، رمیز اندر داخل ہوا، بال بکھرے ہوئے، چہرے پر تھکن اور آنکھوں میں نیند سے زیادہ سوچوں کی بوجھل پرتیں تھیں

"کل پوری رات تم کدھر تھے، رمیز؟"

نگین کے لہجے میں سوال سے زیادہ شکوہ تھا۔

رمیز نے ایک لمحے کو نگاہ اٹھا کر انہیں دیکھا، پھر نظریں پھیر لیں۔

"میں جہاں بھی تھا... اب گھر واپس آگیا ہوں نا، تو آپ ٹینشن نہ لیں۔"

اس کے لہجے میں تھکن تھی، مگر ایک سرد سختی بھی۔ وہ سیدھا سیڑھیوں کی طرف بڑھنے لگا۔

نگین بیگم نے قدم آگے بڑھائے،

رمیز ،بات اتنی بھی غصے والی نہیں تھی۔وہ نگین بیگم کے قریب آکر رک گیا۔آنکھوں میں ایک ٹھہری ہوئی برف تھی، جیسے دل کے اندر کچھ جل چکا ہو۔

"میرے لیے تھی۔"

اس نے آہستہ مگر واضح انداز میں کہا۔

نگین بیگم خاموش ہو گئی۔رمیز نے گہری سانس لی،

اگر آپ چاہتی ہیں کہ اس گھر کا ماحول پرسکون رہے، تو آئندہ رابیل کے بارے میں کوئی 'غلط بات زبان پر مت لائیے گا۔

نگین بیگم کی پلکوں پر ایک لمحے کو حیرت لہرائی، پھر اس نے دھیرے سے کہا،

ٹھیک ہے، کبھی نہیں بولوں گی۔لیکن رمیز، تم یوں ناراض ہو کر رات رات بھر باہر نہ رہا کرو۔میری جان نکل جاتی ہے، میرا دل بے چین رہتا ہے۔

رمیز کے چہرے پر کوئی تاثر نہیں آیا۔

ابھی میں فریش ہو کر کچھ دیر آرام کرونگا۔ مجھے کوئی تنگ نہ کرے۔" یہ کہہ کر وہ اوپر"
اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

اس کے قدموں کی آواز جیسے سیڑھیوں پر گونجتی رہی، ہر آہٹ نگین بیگم کے دل پر کسی پتھر کی طرح گرتی گئی۔

وہ وہیں کھڑی رہی، سیڑھیوں کی جانب دیکھتی رہیں۔

اسی لمحے دروازے کی گھنٹی بجی۔ ملازم دوڑتا ہوا آیا، ہاتھ میں ایک سفید لفافہ لیے۔

"بیگم صاحبہ، یہ کوئی کورٹ کا نوٹس ہے، صاحب کے لیے آیا ہے۔"

نگین نے چونک کر لفافہ پکڑا۔

"اچھا، تم جاؤ۔ میں دے دوں گی انہیں۔"

ملازم سر ہلا کر واپس چلا گیا۔

نگین بیگم نے لفافے پر رمیز کا نام دیکھا، دل میں وسوسے اٹھنے لگے،

"کیا ہوا ہے؟ کس بات کا نوٹس؟ رمیز نے کہاں سے یہ مصیبت مول لی؟"

وہ چلتی ہوئی سیڑھیوں کے جانب بڑھنے لگیں،، نظر اوپر رمیز کے کمرے پر جا ٹھہری۔ دروازہ بند تھا۔

نگین بیگم نے قدم بڑھائے، مگر پھر رک گئی۔

نہیں۔۔۔ابھی جانا مناسب نہیں ہے۔" نگین بیگم نے خود سے کہا، اور لفافہ میز پر رکھ دیا۔"

پھر صوفے پر بیٹھ گئی، ہاتھ آپس میں جوڑ لیے۔ دل میں عجیب سا خوف سر اٹھا رہا تھا۔

دلاور صاحب اس وقت گھر پر نہیں تھے، اور رمیز کے مزاج کا وہ حال تھا کہ نگین بیگم کو اس سے بات کرنے کی ہمت نہیں ہو رہی تھی۔

جب دلاور صاحب آئیں گے، وہی دیکھ لیں گے..." نگین بیگم نے خود کو سمجھایا، اور اٹھ کر" اپنے کمرے میں چلی گئیں۔

(*******)

رات کا وقت تھا۔ رابیل کے ہاتھ ابھی بھی رنگوں سے ہلکے ہلکے بھرے ہوئے تھے۔ بیسیوں پینٹنگز مکمل کرنے کے بعد وہ جیسے اپنے اندر کی ساری توانائی ان کینوسز میں اتار چکی تھی۔

اس نے ایک گہری، سکون بھری سانس لی۔

"...الحمدللہ، آخر کار سب ہو گیا"

پھر خان بابا کو آواز دی،

"یہ سب احتیاط سے رکھوا دینا، کہیں کوئی کینوس مڑ نہ جائے۔"

خان بابا نے اثبات میں سر ہلایا،

"جی بی بی، ابھی رکھواتا ہوں۔"

اسی لمحے اندر سے رخسار بیگم آئیں اور نرمی سے رابیل سے پوچھنے لگیں۔

"ہو گیا کام، رابیل؟"

"جی آنٹی، سب مکمل۔"

رخسار بیگم نے مسکرا کر کہا،

آج نہیں روکوں گی تمہیں، روز روز یہ مناسب نہیں لگتا۔ تمہاری بی جان بھی فکر کرتی ہوں "گی۔ آج گھر جا سکتی ہو۔"

رابیل کے لبوں پر شائستہ سی مسکراہٹ آئی،

آنٹی، رکنے کو تو رک جاتی، مگر بی جان اکیلی رہ جاتی ہیں۔ ان کا خیال بھی ضروری ہے۔ "وہ" نرمی سے بولی ہی تھی کہ دروازے کے باہر سے گاڑی کے رکنے کی آواز آئی۔ گارڈ نے فوراً دروازہ کھلا، گاڑی اندر داخل ہوئی، ہیڈ لائٹس کی روشنی لان کے فرش پر پڑی۔ چند لمحے بعد فارچونر کار کا دروازہ کھلا، اور سرمد نمودار ہوا۔

سیاہ چشمہ، ہاتھ میں موبائل، چہرے پر وہی گہری سنجیدگی۔ چشمہ اتارنے کے ساتھ ہی رخسار بیگم چونک گئیں۔

سرمد اندر جانے کی بجائے باہر پول سائیڈ کی طرف گیا کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ رخسار بیگم وہیں موجود ہوں گی۔ وہ آہستہ سے چلتے ہوئے پول سائیڈ تک پہنچا،

سرمد... تم؟"حیرت رخسار بیگم کے لہجے میں صاف جھلک رہی تھی۔"

"کسی کو اطلاع نہیں دی تم نے؟ نہ فون کیا، نہ بتایا کچھ۔۔۔"

سرمد نے مسکراتے ہوئے آگے بڑھ کر ان کے گلے لگایا،

دل نے کہا کہ اب گھر جانا چاہیے، تو بس آگیا۔ کام ختم ہوتے ہی ایک لمحہ وہاں نہیں رکا۔"

رخسار بیگم کے چہرے پر خوشی اور اطمینان کی لہر دوڑ گئی۔ رابیل احتراماً تھوڑا پیچھے ہٹی، دل میں ایک انجانی ہلچل کے ساتھ دروازے کی طرف بڑھی۔

"چلیں آنٹی، اب اجازت دیجیے۔"

رخسار بیگم نے اسے جاتے ہوئے روک لیا۔

"رابیل، تمہارا بہت شکریہ، بیٹا۔ تم نے جو وقت میرے ساتھ گزارا، میرا دل بہلایا، وہ بہت قیمتی تھا۔"

رابیل کے چہرے پر نرمی اتر آئی۔

"آنٹی، آپ کتنا شکریہ کریں گی۔ اور ویسے بھی، آج تو آپ کو اکیلا نہیں سونا پڑے گا۔"

اس نے ایک نگاہ سرمد پر ڈالی، جو رابیل کو ہی دیکھ رہا تھا۔

"آپ بے فکر ہو جائیں۔"

تھوڑی دیر بیٹھ جاتی..."رخسار بیگم نے کہا۔"

"نہیں آنٹی، اب بیٹھنے کا کوئی جواز نہیں۔"

کیوں جواز نہیں؟"سرمد کا لہجہ نرم مگر پراثر تھا۔ وہ رخسار بیگم سے پیچھے ہٹتے ہوئے بولا،"

رابیل نے ایک پل کو نگاہ اٹھائی، سرمد کی آنکھوں میں عجیب سا ٹھہراؤ تھا، جیسے وہ پہلی بار اسے دیکھ رہا ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ نظریں جھکا کر بولی،

مجھے دیر ہو رہی ہے، اس لیے..." بات مکمل کیے بغیر وہ فوراً باہر نکل گئی۔"

سرمد کچھ لمحے وہیں کھڑا رہا۔ اس کی نظریں رابیل کے جاتے وجود کے پیچھے اٹک گئیں، ایک خاموش سا احساس دل کے اندر اُبھرا۔

رخسار بیگم اور سرمد دونوں اندر کی طرف بڑھ گئے۔ رخسار بیگم نے سرمد سے باتیں شروع کر دیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رابیل بہت اچھی ہے،" رخسار بیگم بولیں۔"

"بہت احساس کرنے والی بچی۔"

سرمد نے نظریں جھکائیں۔

وہ تو میں نے دیکھ لیا ہے، ممی..." آواز میں ایک ٹھہراؤ، ایک نرمی تھی۔ اُس نے بہت" آہستہ سے کہا، رخسار بیگم تک اُس کی آواز نہیں گئی تھی۔

رخسار بیگم نے مسکرا کر کہا،

"مجھے تو بہت پسند ہے۔ اگر تم چاہو تو !!!"

"ممی!" سرمد نے آہستہ سے بات کاٹی۔ "میں بہت تھک گیا ہوں... تھوڑا آرام کرنا چاہتا ہوں۔"

رخسار بیگم نے بھی مزید اُس سے بات بڑھانے کا نہیں سوچا کیونکہ وہ سفر سے تھکا ہوا آیا تھا، وہ خود بھی چاہتی تھی کہ وہ آرام کرے۔

"چلو ٹھیک ہے، باقی باتیں کل کریں گے۔"

رخسار بیگم اپنے کمرے میں جا چکی تھیں، اور سرمد خاموشی سے ان کے پاس سے اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھا۔

اس کے قدم تھکے تھکے مگر ترتیب سے چل رہے تھے۔ کمرے کا دروازہ بند کرتے ہی اس نے کوٹ اتارا، گھڑی اتاری، اور واش روم کی طرف چلا گیا۔

ٹھنڈے پانی کے چھینٹے جب چہرے پر پڑے تو جیسے سارا دن کی الجھنیں بھیگ کر بہہ گئیں، مگر دل کی ایک کیفیت تھی جو نہ ڈھل رہی تھی، نہ مٹ رہی تھی۔

آئینے کے سامنے کھڑے وہ خود کو دیکھنے لگا۔ آنکھوں میں نیند نہیں تھی، بلکہ ایک خاموش الجھن تھی۔

اس نے اپنے بھیگے ہاتھ بالوں میں پھیریں۔

کیا ہو گیا ہے مجھے ؟؟"

وہ خود سے آہستہ بولا، پھر تولیے سے چہرہ صاف کیا اور کمرے کی لائٹ بند کر کے سیدھا سٹوڈیو کی طرف چلا گیا۔

دروازہ کھلتے ہی وہ اندر داخل ہوا۔ کمرے میں آتے ہی اُس نے لائٹ آن کی، ہر طرف مہنگی پینٹنگز لگی تھیں۔ اور کمرے کے ایک طرف رابیل کی بنائی گئی پینٹنگز دیوار پر آویزاں تھی۔ اس سٹوڈیو کا کوئی حصہ ایسا نہیں تھا جو خالی ہو، ہر دیوار ہر طرف پینٹنگز پورٹریٹ سجے ہوئے تھے۔

سرمد نے قدم دھیرے سے آگے بڑھایا، کرسی پر بیٹھا، اور سامنے رکھا خالی کینوس دیکھنے لگا۔ ایک لمحے کو نظریں بند کر لیں، اور دل کے اندر وہی چہرہ اُبھر آیا۔

ایک نام اُس کے دل کے اندر گونجا، ہونٹوں نے کہنے کی جرات نہیں کی کیونکہ وہ خود بھی سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ یہ سب کیا ہے،، مگر آنکھوں نے سب بول دیا تھا۔

اس نے پینسل اٹھائی، انگلیوں میں ہلکی لرزش تھی۔ پہلا اسٹروک لگایا، مگر ہاتھ رک گیا۔ پھر دھیرے سے بولا، جیسے خود سے وعدہ کر رہا ہو۔

"میں نے بہت روکا خود کو... کہ اس سکیچ کو ادھورا چھوڑ دوں۔ لیکن پتہ نہیں کیوں میرا دل بار بار مجھے اکساتا ہے کہ مجھے اسے مکمل کرنا چاہیے۔ شاید اس کے بغیر یہ کمرہ ادھورا ہے... یا شاید میں۔"

اس کی آواز دھیمی مگر بوجھل تھی۔ پینسل نے دوبارہ کینوس پر سفر شروع کیا، لائنز بنتی گئیں، اور ان لائنوں کے ساتھ اس کے دل کی دھڑکن تیز ہوتی گئی۔

Clubb of Quality Content

"میں اتنے عرصے بعد کچھ بنا رہا ہوں، اور ایسے لگ رہا ہے جیسے سب کچھ بھول گیا ہوں۔ لیکن جب آنکھیں بند کر کے تمہیں سوچتا ہوں، تو میری پنسل خود ہی تمہارے نقش بنانے لگ جاتی ہے"

پینسل کاغذ پر مسلسل چلتی جا رہی تھی۔ پہلے بالوں کی ہلکی لٹیں، پھر آنکھوں کے گرد نرم سا سایہ، پھر لبوں پر وہی مدھم سی مسکراہٹ، وہ مسکراہٹ جو آج شام لان میں اسے الجھا گئی تھی۔

سرمد نے پینسل میز پر رکھی، سانس لی، لمبی، مگر بھاری۔ آنکھیں بند کر کے کرسی کی پشت سے ٹیک لگا لی۔

"میں نے بہت خود کو کنٹرول کیا۔ اس احساس کو دبایا... میں ظاہر کر کے خود کو اذیت نہیں دے سکتا۔ یہ محبت... یہ رشتے... مجھے سب دکھاوا لگتے ہیں۔

'مجھے کسی رشتے پر یقین نہیں رہا۔ اور شادی پر تو بالکل بھی نہیں"

اس کے الفاظ ہوا میں تحلیل ہو رہے تھے۔ پھر ایک لمحے کو وہ خود سے سوال کرنے لگا، دل کی دھڑکن کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر،

"تو کیا آپ سے دور ہونے کے بعد یہ احساس ختم ہو جائے گا؟""

"کیا جو میں محسوس کرتا ہوں... وہ سب مٹ جائے گا؟"

"نہیں... شاید نہیں۔"

"ممی کو بھی نہیں بتا سکتا۔"

انہیں بتایا تو وہ فوراً شادی کی بات کریں گی۔

"اور آپ... آپ سے تو میں کبھی بھی اس کا ذکر نہیں کر سکتا۔ کبھی بھی نہیں۔

اس نے آہستہ سے آنکھیں کھولیں۔ نظریں ہٹائیں، پینسل دوبارہ اٹھائی، اور دھیرے سے چہرے کے گرد ہلکا سا سایہ بھرا۔

"یہ آپ نہیں ہیں، یہ میری کمزوری ہے"

وہ بہت مدھم لہجے میں بولا۔

"اور میں اپنی کمزوری کسی کو نہیں دکھاتا۔"

کمرے کے کونے میں لگی گھڑی نے دو بجے کا وقت بتایا تھا۔ سرمد نے سب کچھ وہی چھوڑا، کرسی سے اٹھا، اور کھڑکی کے پاس جا کھڑا ہوا۔

آسمان پر چاند صاف چمک رہا تھا، اور نیچے لان کے کونے میں وہی فیری لائٹس بجھی ہوئی تھیں۔ مگر اس کی آنکھوں میں آج پہلی بار روشنی تھی۔

وہی روشنی جس کا اسے احساس بھی نہیں ہوا۔

یہ پہلی رات تھی جب سرمد نے محبت نہیں، محبت کے ڈر کو محسوس کیا تھا۔

.اور شاید

محبت بھی اسی لمحے،

اس کے دل کے کسی خاموش گوشے میں جنم لے چکی تھی۔

(******)

صبح کی روشنی شیشے کی بڑی بڑی کھڑکیوں سے اندر آ رہی تھی۔ سرمد کے آفس کی دیواروں پر سفید رنگ اور کالی آرٹ لائنز تھیں— جیسے نظم اور نظم و ضبط کا امتزاج ہو۔

ٹیبل پر رکھا کرسٹل گلاس، چند فائلیں، لیپ ٹاپ، اور خوشبودار کافی کا بھاپ اڑاتا مگ۔ یہ وہ صبح تھی جو عام نہیں تھی۔

سرمد نے گھڑی دیکھی۔ اس نے صائم کو کال کی، آواز میں وہی ٹھہراؤ، مگر چہرے پر سختی تھی۔

صائم، پچھلے دو دنوں کا پورا ریکارڈ میرے ٹیبل پر ہو۔ اور فائننس مینیجر کو میرے کیبن میں "بھیجو، ابھی۔"

"اوکے سر، ابھی لے کر آتا ہوں۔"

سرمد کرسی سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ لیپ ٹاپ کھولا، میلز چیک کرنے لگا۔

Clubb of Quality Content!

تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک ہوئی۔

'مے آئی کم اِن، سر؟

یس، کم اِن۔ "نوید اندر آیا، ہاتھ میں فائلز کا بنڈل، آنکھوں میں گھبراہٹ واضح تھی۔"

سرمد نے نظر اٹھائے بغیر کہا،

"نوید، پچھلے دو دنوں کا مکمل ڈیٹا بتاؤ۔ ہم کتنے پرافٹ میں ہیں؟"

نوید نے فائل کھولی، پھر ہچکچایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سر... پرافٹ۔۔۔"لفظ ادھورا رہ گیا۔"

سرمد نے کرسی سیدھی کی، لیپ ٹاپ بند کیا، اور سیدھا نوید کی طرف دیکھا۔

"کیوں؟ پرافٹ نہیں ہوا کیا؟"

لہجے میں ہلکی سی جھلک تھی، ہ سرد ٹھہراو جو خوف پیدا کر دیتا تھا۔

نوید نے پسینے میں بھیگی پیشانی صاف کی۔ "سر، ہم نے پچھلے دو دنوں میں سو پینٹنگز سیل کی
ہیں۔ لیکن انٹرنیشنل آرڈرز کی پیمنٹ ابھی تک نہیں آئی۔"

سرمد کے چہرے کے خدوخال سخت ہو گئے۔

"کتنی پینٹنگز کی پیمنٹ ہوئی ہے؟"

"سر، صرف پچاس، باقی کی فارن کلائنٹس سے کلیئرنس نہیں ہوئی۔ کچھ پینٹنگز وزٹرز کے
ذریعے کیوریٹر ہیڈ نے ڈیل کی تھیں، وہ سیل ہو گئیں۔
کچھ ایک کالج کے فنکشن کے لیے گئی تھیں، ان کی پیمنٹ ریلیز ہو چکی ہے۔ لیکن فارن
پیمنٹس رکنے کی وجہ سے ہمارا پرافٹ ریٹ نیچے جا رہا ہے۔"

سرمد نے گہری سانس لی، لیپ ٹاپ کھولا اور میل لسٹ دیکھی۔

"پہلے کبھی ایسا ہوا ہے؟"

"نہیں، سر۔ پہلے کبھی نہیں۔"

"پینٹنگز کا ریکارڈ پاس ہے؟ جتنی ہم نے بھیجی ہیں؟"

"جی، سر۔ پورا ڈیٹا میرے پاس محفوظ ہے۔"

"آن لائن بھیجی تھیں یا کسی کے ہاتھ؟"

نوید کی آواز ہلکی سی کانپی،

کچھ آن لائن، کچھ ہینڈ اوور۔"

آن لائن ڈیلیوری میں کہا گیا کہ ہم نے ایڈوانس پے کر دی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اور جو ہاتھ سے دی تھیں... اب ان سے کوئی رابطہ نہیں ہو پا رہا۔

سرمد نے آنکھیں بند کیں، لمحہ بھر کو خاموشی۔ پھر بہت ٹھہرے ہوئے لہجے میں بولا،

"ٹھیک ہے، تم ساری تفصیل مجھے ای میل کر دو۔ میں خود دیکھتا ہوں۔"

"اوکے سر۔'

نوید تیزی سے فائلیں سمیٹتا باہر نکل گیا۔

کمرے میں خاموشی تھی۔ بس ایئر کنڈیشنر کی ہلکی آواز اب گونج رہی تھی۔

سرمد نے گہرا سانس لیا، پھر صائم کو کال کی۔

"صائم، میرے کیبن میں آؤ۔ فوراً۔"

چند منٹ بعد صائم اندر آیا، ہلکی سی گھبراہٹ کے ساتھ۔

"جی سر؟"

سرمد نے نظریں لیپ ٹاپ پر رکھیں،

صائم، میں صرف دو دن آفس میں نہیں تھا، اور ان دو دنوں میں تم نے مجھے کوئی رپورٹ،"

کوئی میل، کوئی نوٹس نہیں بھیجا۔

"ایسا کیوں؟

صائم نے جھجھکتے ہوئے کہا،

"سر... آپ ایک اہم بزنس میٹنگ کے لیے گئے تھے، میں نے سوچا آپ کو ڈسٹرب نہ کروں۔ یہ سب کام آپ واپسی پر بھی دیکھ سکتے تھے۔"

سرمد نے کرسی کی پشت سے ٹیک ہٹائی، چہرہ آگے جھکایا، آواز نیچی مگر خفیف غصے سے بھری۔

"اگر میں آفس نہ آؤں تو تم لوگ پورا فنانس سسٹم برباد کر دو گے؟ میں نے تمہیں ذمہ داری دی ہے لاپرواہی نہیں۔"

صائم خاموش کھڑا رہا۔

"میں نے تمہیں ابھی کچھ میلز فارورڈ کی ہیں۔ مجھے ان میلز کے تمام ایڈریسز، ان کو بھیجنے والے بندے کا بائیو ڈیٹا، اور سورس چیک کر کے دو۔ پلس، سیلز ایگزیکیٹیو سے دونوں کی پینٹنگز کی مکمل رپورٹ لے کر آؤ، ہر ڈیٹیل۔ کوئی کمی نہیں ہونی چاہیے۔"

صائم فوراً بولا،

اوکے سر،"

اور جلدی سے باہر نکل گیا۔

سرمد نے کافی کا ایک گھونٹ لیا، لیپ ٹاپ دوبارہ کھولا، اور ایک ایک میل، ایک ایک انوائس کو باریکی سے پڑھنے لگا۔ اس کے چہرے پر سختی اور پروفیشنل ٹھہراؤ دونوں تھے۔

اسی لمحے دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی۔

"مے آئی کم اِن؟"

سرمد نے اندر آنے کی اجازت دی، رابیل اندر آئی اور کھڑی ہو گئی۔

سرمد نے سر اٹھائے بغیر کہا،

"جی، بیٹھیں آپ۔"

رابیل آہستہ سے کرسی کھینچ کر بیٹھی۔ ہاتھ میں فائل تھی، چہرے پر وہی اعتماد مگر لہجے میں نرمی تھی۔

سر، آرٹ اسٹوڈنٹس کا کل لاسٹ ڈے ہے، ان کے سر ٹیفیکیٹس میل کرنے ہیں یا فزیکل" دینے ہیں؟

"اور کیا ان کے لیے کوئی فیئر ویل ایونٹ ہو گا؟

سرمد کی نظریں اب بھی لیپ ٹاپ پر تھیں۔ رابیل نے دو تین بار پکارا تھا۔

"سر... سر"

تب وہ چونکا۔

ایک منٹ..."لیپ ٹاپ بند کر کے کرسی سیدھی کی، اب پوری توجہ سے رابیل کی طرف" دیکھنے لگا۔

"جی، اب بولیں آپ۔"

رابیل نے جھجکتے ہوئے کہا،

سر، آپ ٹھیک ہیں؟"اس کے لہجے میں ایک خالص فکر تھی۔"

سرمد نے ہلکا سا مسکرا کر کہا،

"جی، میں ٹھیک ہوں۔ آپ بتائیں، کیا کہہ رہی تھیں؟"

"کل آرٹ اسٹوڈنٹس کا لاسٹ ڈے ہے تو میں سرٹیفیکیٹس اور فیئرویل کے بارے میں پوچھ رہی تھی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سرمد نے فوراً انٹرکام اٹھایا۔

ساحر کو میرے کیبن میں بھیجو۔ ابھی۔"چند منٹ بعد ایونٹ مینیجر ساحر اندر آیا۔"

ساحر، کل آرٹ اسٹوڈنٹس کے لیے ایونٹ رکھنا ہے۔ ان کے لاسٹ ڈے" پر۔ سرٹیفیکیٹس ڈسٹریبیوٹ کرنے ہیں۔ ہر بچے کا ویل ریٹن سرٹیفیکیٹ آج شام تک مجھے دکھادو۔

ایونٹ آرٹ ہاؤس کے پیچھے گارڈن میں ہو گا،اور ڈیکوریشن تھیم مس رابیل تمہیں بتا دیں گی۔"

ساحر فوراً بولا،

"سر،ایک مسئلہ ہے... میم عدیلہ، جو ہماری گرافک ڈیزائنر ہیں،وہ تو شادی پر گئی ہیں۔ دو ہفتے کی لیو پر۔"

سرمد نے لمحہ بھر سوچا،لیکن ذہن ابھی بھی فائلوں اور میلز کے بوجھ میں دبا تھا۔

اوہ... ٹھیک ہے۔ لیکن ایونٹ کل ہی ہونا ہے۔"

عید کے بعد مصروفیات بڑھ جائیں گی،سب کام لیٹ ہو جائیں گے۔ کسی اور گرافک ڈیزائنر کو ہائر کرو، آج ہی۔ کام آج ہر حال میں مکمل ہونا چاہیے۔"

ساحر نے الجھ کر کہا،

"سر،اتنے کم وقت میں ہائر کرنا مشکل ہے۔شاید آج فائل تیار نہ ہو سکے۔"

تب رابیل نے آہستگی سے کہا،

"سر، اگر آپ کہیں تو میں کر دیتی ہوں۔ مجھے تھوڑا بہت گرافک ڈیزائننگ کا پتہ ہے۔۔"

سرمد نے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔ سنجیدگی سے، جیسے پرکھ رہا ہو۔

"آپ کو یقین ہے کہ آپ کر لیں گی؟"

جی سر، میں ایک سرٹیفیکیٹ بنا کر دکھا دیتی ہوں۔ اگر آپ کو پسند آیا تو باقی ویسے بنا لوں "گی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سرمد نے اثبات میں سر ہلایا۔

"ٹھیک ہے۔ ساحر، تم ایونٹ کی باقی تیاری کرو، تھیم ڈیکور مس رابیل کے مطابق رکھنا۔"

اوکے سر، باقی میں میم سے پوچھ لوں گا۔" یہ کہہ کر ساحر چلا گیا۔"

اب کمرے میں صرف سرمد اور رابیل تھے۔ رابیل اٹھنے لگی، پھر رک کر بولی،

سر، ایک پرابلم ہے۔ میرے پاس ابھی لیپ ٹاپ نہیں ہے۔ اگر گھر جا کر بناؤں گی تو دیر ہو جائے گی۔ اگر آپ کسی کا لیپ ٹاپ دے دیں تو میں یہیں بنا لیتی ہوں۔

سرمد نے ارد گرد نگاہ دوڑائی۔

اس وقت تو سب اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہیں۔ آپ ایسا کریں، میرے لیپ ٹاپ 'پر کام کریں۔ میں اپنا کام ٹیب پر کر لوں گا۔

رابیل نے فوراً انکار میں سر ہلایا۔

نہیں سر، میرے سے کبھی کبھی فائلز غلطی سے ڈیلیٹ ہو جاتی ہیں۔ میں آپ کا لیپ ٹاپ نہیں لے سکتی۔

سرمد کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھری۔

”مس کلمبیل، میرے پاس آپ پر ٹرسٹ کرنے کے علاوہ کوئی آپشن نہیں ہے، اور آپ کے پاس میرا لیپ ٹاپ لینے کے علاوہ کوئی۔ تو بہتر یہی ہے کہ آپ میرا لیپ ٹاپ لیں۔“

ہاں، یہ ضرور ہے کہ آپ کو یہ کام میری نظروں کے سامنے کرنا ہو گا۔ میں اپنے کام کے ساتھ آپ کے کام پر بھی دھیان رکھ سکوں گا۔"

رابیل نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ سر جھکا دیا۔

"او کے سر۔"

سرمد نے کچھ دیر بعد اپنا لیپ ٹاپ رابیل کے سامنے رکھا۔

"یہ لیجیے۔ میں میل چیک کر کے باقی فائل آپ کو دے دیتا ہوں۔"

رابیل نے محتاط ہاتھوں سے لیپ ٹاپ کھولا، کام شروع کیا، کلر تھیم، فونٹس، باڈر ڈیزائن، سب کچھ پروفیشنل انداز میں ترتیب دے رہی تھی۔

سرمد کبھی ٹیب پر جھانکتا، کبھی چپ چاپ اس کی طرف دیکھ لیتا۔ رابیل کے بال چہرے پر گر رہے تھے، اور وہ نرمی سے انگلیوں سے ہٹا کر پھر ڈیزائن میں مصروف ہو جاتی۔

کچھ دیر بعد اس نے فائل گھما کر سرمد کی طرف کی۔

"سر، یہ دیکھیں۔ یہ پہلا ڈیزائن۔"

سرمد نے سرسری نظر ڈالی، پھر سر ہلایا،

"نہیں، یہ اچھا نہیں لگ رہا۔ بہت سادہ ہے۔ کچھ کریٹیوٹی چاہیے۔"

رابیل نے خاموشی سے نیا ڈیزائن بنانا شروع کیا۔ پھر دوسرا، تیسرا، اور چوتھا۔ لیکن سرمد ہر بار ہلکا سا مسکرا کر سر ہلا دیتا۔

آخر کار رابیل نے ایک آخری ڈیزائن بنایا۔ سر ٹیفیکیٹ کا نیلا اور سنہری امتزاج، کنارے پر نرم برش اسٹروک،

درمیان میں خوبصورت دی میوز آرٹ ہاوس کا لوگو۔

یہ والا دیکھیں سر..."رابیل کی آنکھوں میں چمک تھی۔"

سرمد نے نظر ڈالی،

"یہ... یہ بالکل پرفیکٹ ہے۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

تھینک یو سر۔ "رابیل کے لبوں پر اطمینان تھا۔"

سرمد نے پرسکون لہجے میں کہا،

"یہی ٹیمپلیٹ فائنل کر لیں۔ باقی سب اسی فارمیٹ میں۔"

رابیل نے اثبات میں سر ہلایا اور دوبارہ کام میں مصروف ہو گئی۔

رابیل ایک بعد دوسرا، تیسرا، اور چوتھا... بیس سر ٹیفیکیٹ بناتے بناتے تھک گئی۔ کمر کو کرسی کے بیک پر ٹیک لگا کر ایک لمحے کے لیے آنکھیں بند کیں۔

Clubb of Quality Content

سرمد نے اسے تھکا ہوا دیکھ کر کہا،

"اگر آپ چاہیں تو کچھ بعد میں بنا دینا۔"

رابیل نے فوراً سر ہلایا،

نہیں سر، میں اب ایک دفعہ میں ہی سب بنا دوں گی۔ کچھ اور نہیں۔ "اور فوراً دوبارہ کام میں" لگ گئی۔

سرمد نے رابیل کو کام کرتا دیکھ کر اُس کے لیے کچھ آرڈر کیا تاکہ وہ کھا کر دوبارہ توانائی کے ساتھ کام کر سکے۔

کچھ دیر بعد کچن ہیلپر کھانے کے ساتھ آ پہنچا، نوڈلز، لازانیا، اور کولڈ ڈرنک رابیل کے لیے، اور کافی سرمد کے لیے۔

سرمد نے ہاتھ سے اشارہ کیا،

"ادھر ٹیبل پر رکھ دو۔"

پھر رابیل کو دیکھتے ہوئے بولا،

"مس کلمبیل، پہلے کچھ کھالیں، پھر باقی کام کریں۔"

رابیل نے ٹھنڈی مگر حوصلہ افزا آواز میں کہا،

"نو سر... ایک دفعہ یہ کام ختم ہو جائے، پھر۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سرمد خاموشی سے اپنی کرسی سے اٹھا، رابیل کے پاس آکر اس کا لیپ ٹاپ ہاتھ میں لیا، اور نرم لہجے میں کہا،

"دیکھیں، مجھے آپ کی فکر نہیں ہے۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ آپ بھوک سے تھک جائیں اور بعد میں لوگ کہیں کہ آفس کے اونر نے اتنا ظلم کیا کہ کھانے کا بھی نہیں پوچھا۔"

رابیل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا،

"تو اگر میں بے ہوش ہو بھی گئی تو میں کہہ کر بے ہوش ہونگی کہ اس بے ہوشی کا الزام میرے سر پر ہے کسی کا کوئی قصور نہیں۔"

سرمد نے آہستہ قدم بڑھائے، اور قریب ہو کر پوچھا،

"تو پھر آپ اٹھیں گی یا'۔۔۔۔

رابیل نے سرمد کو اپنے قریب آتا دیکھ کر فوراً بولی،

" میں اٹھ جاتی ہوں"

رابیل نے نوڈلز کے ڈبے کی طرف دیکھا، پھر سرمد کی طرف،

کیا نوڈلز کے ساتھ مجھے بھی کھائیں گی آپ؟" سرمد نے سنجیدگی سے پوچھا۔"

"جس طرح آپکو انسانوں کا گوشت نہیں پسند۔ اسطرح مجھے بھی گوشت نہیں پسند، انسانوں کے گوشت کی مختلف قسمیں ہوتی ہیں۔ لیکن جس قسم کو مرد کہتے مجھے ان کا گوشت بلکل نہیں پسند۔"

رابیل نے کھانے کا ڈبہ اٹھایا اور بولی،

آپ تسلی رکھیں میں نوڈلز ہی کھاؤں گی۔ ویسے بھی، مجھ جیسی پانچ فٹ پانچ انچ لڑکی، آپ جیسے "

چھے فٹ سے بھی زائد دراز قد کے بڑے آدمی کو دھکا بھی نہیں دے سکوں تو، کھانا تو دور کی بات ہے۔"

"ویسے یہ عجیب چیزیں آپ بچپن سے کھاتی آئی ہیں یا پھر ابھی یہ شوق پالا ہے آپ نے۔"

"آپ بچپن میں پیدا ہوتے ہی کافی پینے لگ گئے تھے یا پھر ابھی سے عادت لگی ہے۔"

رابیل سرمد کو کافی پیتا دیکھ کر بولی۔ سرمد جب بھی رابیل کی کسی پسندیدہ چیز پر کوئی بات کرتا تو رابیل اس کو ہمیشہ اسکا الٹا ہی جواب دیتی تھی،

سرمد نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ کہا،

"میں تو ڈھنگ کی چیزیں ہی کھاتا ہوں، آپ جیسا اوٹ پٹانگ کچھ نہیں۔"

رابیل نے سر ہلایا،

"جی، جب بھی میں نے آپ کو کھاتے ہوئے دیکھا ہے، وہی اوٹ پٹانگ نظر آیا۔ شاید گوبھی کے پتوں کو آپ ڈھنگ کی چیز کہتے ہیں!" رابیل کو سرمد کا ڈنر والے دن کا سلاد یاد آیا، رابیل ہنسی روک کر دوبارہ نوڈلز کی طرف بڑھ گئی۔

"ویسے ناشتے میں آپ دو سے زائد پراٹھے کھاتی ہوں، اس لیے پورا دن مجھ سے لڑنے کی توانائی رکھتی ہیں۔"

رابیل نے چہرے پر ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا،

"اور آپ تو رات کو ہی منصوبے بنانا شروع کر دیتے ہیں کہ صبح کس بات پر مجھے لیکچر دینا ہے اور میری بنائی گئی پینٹنگز کو کتنی بار ریجیکٹ کرنا ہے۔"

سرمد نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا،

چلو اچھا کیا جو پینٹنگز کی بات کی، بیس کا ٹارگٹ پورا ہو گیا یا پورا دن میرے لان کو پھولوں' سے سجانے میں ضائع کر دیا؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رابیل نے فخر سے جواب دیا،

جی الحمد اللہ، میں نے یہ کام کب کا مکمل کر دیا ہے۔ اور رہی بات پودوں اور پھولوں کی تو مجھے 'اب اُن کی فکر ہے کہ کہیں وہ آپ کو دیکھ دیکھ کر مرجھا نہ جائیں۔

رابیل نے سنجیدگی سے جواب دیا،

”نارملی پھول کھلتے ہیں لیکن میں بھول گئی تھی کہ جس انسان کے گھر پر میں یہ پھول لگا رہی ہوں۔ پھولوں نے کھلنا بند کر دینا ہے۔ تو پلیز آپ اُن کو پانی دیتے رہنا، ان کا خیال رکھنا کہیں ایسا نہ ہو وہ مرجھا جائیں۔ اور یہ کام پلیز آپ خود نہ کرنا، پھولوں کو آگ سے دور رکھنا ہے۔ کیونکہ آگ ان کے لیے نقصان دہ ہے۔“

سرمد نے مصنوعی سنجیدگی سے پوچھا۔

میں آگ ہوں؟؟'

رابیل فوراً بولی،

"نہیں سر... آپ چنگاری ہیں جو آگ بھڑکاتی ہیں۔"

سرمد تھوڑا قریب ہو کر بیٹھا اور سوال کیا،

"میری موجودگی سے کہیں آگ لگی دیکھی ہے آپ نے؟"

رابیل نے شرم و ہچکچاہٹ کے ساتھ کہا،

"سر، میں ارد گرد دھیان نہیں رکھتی، اس لیے مجھے آئیڈیا نہیں۔"

سرمد نے فوراً حکم دینے والے انداز میں کہا،

"اگر آپ کا کھانا ہو گیا ہو تو دوبارہ کام شروع کریں۔"

جی میں بھی یہی کرنے لگی تھی۔

رابیل نے کھانے سے فارغ ہو کر دوبارہ لیپ ٹاپ پر کام کرنا شروع کر دیا،

سرمد وہی صوفے پر بیٹھا رہا، سرمد کی ساری اداسی رابیل سے بات کرنے کے بعد کافی حد تک ختم ہو گئی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رابیل نے تین گھنٹے لگا کر سارے سرٹیفکیٹ بنائے۔

سر ہو گیا۔ رابیل نے لیپ ٹاپ کو ٹیبل پر رکھا اور سکون کا سانس لیتے ہوئے کہا۔

سرمد صوفے سے اٹھ کر واپس اپنی کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔

"صائم کو کہیں، پرنٹ کر کے لائے، تاکہ ایک کام تو ختم ہو جائے۔"

رابیل نے بے دھیانی سے کرسی سے اٹھنے کی کوشش کی، لیکن پاؤں زیادہ دیر ایک ہی جگہ بیٹھنے کی وجہ سے سن ہو گئے تھے۔ وہ قدم بڑھانے کی کوشش کرتی رہی، مگر پاؤں ساتھ نہیں دے رہے تھے۔

آخر کار، بے دھیانی سے وہ ٹیبل سے ٹکرا کر نیچے گر گئی۔

سرمد نے فوراً آنکھیں کھولیں، اور پرسکون مگر سنجیدہ انداز میں کہا،

"کبھی ایسا ہوا ہے کہ آپ گرے بغیر چلی ہوں؟"

رابیل نے تھوڑا ہنستے ہوئے جواب دیا،

"جب بری چیزیں ہر وقت سر پر منڈلاتی رہیں تو انسان کا کوئی بھی کام سیدھا نہیں ہوتا"

سرمد فوراً اپنی کرسی سے اٹھا، رابیل کے پاس آ کر ہاتھ پکڑاتے ہوئے بولا،

"اگر سایہ برا ہو تو نقصان دیتا ہے، مدد نہیں کرتا۔"' اور نرم انداز میں اسے کھڑا کرواتا ہوا'

بولا

رابیل نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ ہاتھ چھڑاتے ہوئے کہا،

"جی، بہت شکریہ آپ کا"

سرمد نے نرمی سے کہا،

جاتے ہوئے، صائم کہیں نظر آیا تو اسے اندر بھیج دینا۔ مس کلمبیل۔"

رابیل نے ہنستے ہوئے آہستہ سے جواب دیا۔

اوکے، مسٹر گرمپی لاوا قریشی"

(******)

رمیز کی موجودگی میں کمرے کی فضا گرم اور سنجیدہ تھی۔ ہر لفظ میں وزن تھا، ہر حرکت میں اختیار۔ ایک طرف اے سی پی کھڑا تھا، اور دوسری طرف ایک سیاسی لیڈر کارکن، جو خاموشی سے سب کچھ سن رہا تھا۔

رمیز صاحب، آپ کے چرچے تو ہر جگہ عام ہیں۔ ہر غلط کام میں آپ کا نام اول نمبر پر ہے۔" اے سی پی نے ہلکی ہنسی کے ساتھ کہا، لیکن سنجیدہ لہجے میں۔

اب ایسی بھی کوئی بات نہیں اے سی پی سر۔ جب آپ جیسے لوگوں سے کچھ ہو گا نہیں پھر مجبوراً ہمیں باہر نکلنا پڑتا ہے۔ رمیز نے پر سکون ہو کر جواب دیا۔

جی جی بلکل۔ میرا سالا تو ابھی تک آپ کے گن گاتا ہے۔ کہ رمیز صاحب سے جتنی دفعہ کوئی کام کروایا ہے اچھا ہی ہوا ہے۔

رمیز نے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

آپ اپنے سالے صاحب سے ہی سیکھ لیں پھر کچھ۔"

"جی جی بلکل، میرا سالا تو ابھی تک آپ کے گن گاتا ہے۔۔"

پھر آپ آرہے ہیں نہ جو سیاسی پارٹی ہے کل؟"اے سی پی نے حیرت سے پوچھا۔"

کل؟؟دیکھوں گا۔رمیز نے سر ہلا کر کہا"

آجائیگا۔رمیز صاحب،سیاسی پارٹی ہے،اچھے خاصے تعلق والے لوگ آئیں گے،کیا پتہ آنا"

آپ کے لیے بہتر ثابت ہو۔"ایک سیاسی رکن نے جواب دیا۔

"میں گارنٹی نہیں دے سکتا،لیکن کوشش کروں گا آنے کی۔"

جی،ٹھیک ہے۔اب مجھے اجازت دیں،مجھے اور بھی بہت کام نپٹانے ہیں۔رمیز سب کو ملتا

ہوا وہاں سے نکل گیا۔

باہر آکر رمیز خاموشی سے گاڑی میں بیٹھ گیا۔گاڑی آہستہ آفس کی طرف بڑھ رہی تھی۔،

لیکن رمیز کے ذہن میں ایک اور دنیا چل رہی تھی۔

رمیز کے دماغ میں رابیل کی تصویر گھوم رہی تھی۔

مسیج کروں یا ابھی نہیں؟ نمبر تو میرے پاس ہے... لیکن جواب نہ آئے تو؟"

عید دو دن بعد ہے، والدین کب آئیں گے، کب ہمیں گھر بلائیں گے... اور ہم کتنا انتظار

" کریں؟

رمیز نے گلاسز اتار کر ماتھے پر ہاتھ رکھا، اور رابیل کے بارے میں سوچنے لگا۔

تھوڑی دیر آگے چل کر رمیز نے گاڑی کا رخ رابیل کے گھر کی جانب موڑا

"ایسا کرتا ہوں، بی جان کو ملنے کے بہانے ان کے گھر چلا جاتا ہوں۔ رمیز کے ذہن میں ہزاروں الجھنیں تھی، اور ان سب الجھنوں کی ڈور رابیل تھی۔"

لیکن بی جان کہیں گی کہ میں کیا کرنے آیا؟........... جواب کیا دوں؟......... اگر کہوں گا رابیل سے ملنے آیا ہوں....، وہ کہیں گے رشتہ ہوا نہیں اور ملنے آ گیا... "یار، یہ محبت، اچھے خاصے انسان کو بے بس بنا دیتی ہے۔"

اُس نے سٹیرنگ کو مضبوطی سے تھاما ہوا تھا۔ گاڑی کی سپیڈ بہت سلو تھی ایسے جیسے وہ زبردستی ڈرائیور کر رہا ہو، رمیز نے ناچاہتے ہوئے بھی گاڑی کا رخ واپس اپنے آفس کی طرف موڑ دیا۔

"اب یہ رمیز اورنگزیب، جس کے نام سے لوگ ڈرتے ہیں، ایک لڑکی سے ملنے کے بہانے ' ڈھونڈ رہا ہے... واہ، کیا مرد ہے رمیز! لگتا ہے بھلائی اسی میں کہ شریفوں کی طرح عید کا انتظار کروں، اور پھر ہی کوئی ملاقات کا سوچوں۔"

"اگر میں بن بتائے چلا گیا، اور انہیں اچھا نہ لگا تو اچھا خاصا رشتہ ہوتے ہوتے ٹوٹ جائے گا جو میں تو بلکل بھی نہیں چاہتا۔"

"بہتر یہی ہے کہ انتظار کروں۔ محبت ہے، درد دے گی... اور انتظار تو ضرور کروائے گی۔"

رمیز نے اپنے سارے خیالات کو جھٹک دیا، اپنے بالوں کو ہاتھوں سے سلجھایا۔ اور آہستہ آفس کی طرف گاڑی موڑ دی۔

(*****)

دوپہر کا سورج آدھی فضا میں جھول رہا تھا۔ گھر کے صحن میں ہلکی ہری چھاؤں پڑ رہی تھی، لیکن گرمی کے باوجود ہوا میں ایک عجیب سکون اور خاموشی تھی۔ بی جان کمرے کے صوفے پر بیٹھیں تھیں۔

اُن کی آنکھوں میں تھکن کے باوجود محبت کی گہرائی تھی۔

رابیل، جو صبح سے کام میں الجھی ہوئی تھی، تھک کر صوفے کے قریب آئی۔ اس کے ہاتھوں میں کچھ کاغذ، لیپ ٹاپ، اور فائلیں تھیں، لیکن دل بے چین تھا۔ اس نے نرم لہجے میں کہا

"بی جان، میں ترس گئی ہوں آپ کے ساتھ وقت گزارنے کو"

بی جان نے ایک گہری سانس لیتے ہوئے جواب دیا

تو میں خود ترس گئی ہوں... اتنا عرصہ ہو گیا ہم نے کوئی بات نہیں کی، وقت نہیں گزارا ایک دوسرے کے ساتھ۔

رابیل کی آنکھوں میں تھکن اور شرمندگی کے ملے جلے جذبات تھے۔ وہ بولی

" کیا کریں بی جان، یہ زمہ داریاں، یہ کام انسان کو اتنا تھکا دیتے ہیں"

بی جان نے مسکرا کر کہا

بیٹا، کام کے بغیر گزارا بھی تو نہیں ہوتا۔ آج کل کے دور میں جاب ضرورت بن گئی ہے۔ تم تو شکر کرو کہ تمہیں ایسی کوئی مجبوری نہیں، ورنہ لوگ مجبوریوں کے تحت دو دو نوکریاں کر 'رہے ہوتے اور گھر پھر بھی اچھے سے نہیں چلتے۔

رابیل نے سر ہلا کر سوچا۔ اس کی نظر کھڑکی کے باہر پڑی، جہاں دھوپ اور سایہ ایک دوسرے میں گھل رہے تھے۔ پھر وہ آہستہ سے بولی۔

"جی بی جان، میں آفس میں کچھ لوگوں کو دیکھتی ہوں، کچھ تو شوق سے جاب کرتے ہیں، ان" کے نزدیک سیلری ان کے عیش کا ذریعہ ہے۔ اور میں نے کچھ لوگ ایسے بھی دیکھے ہیں جو بیچارے انتظار میں رہتے کہ انہیں جلدی سے سیلری ملے اور وہ اپنے گھر کا راشن لائیں۔"

بی جان نے نرم مگر گہرے لہجے میں کہا،

تم ٹھیک کہہ رہی ہو، رابیل۔ میرے ابا کہا کرتے تھے۔"

"ایک باپ اور شوہر کی جیب کبھی خالی نہیں ہونی چاہیے۔ کیونکہ جب محبت کی سلطنت سنبھالنے والے ہاتھ خالی ہو جائیں تو آنکھوں میں خواب نہیں، شرمندگی ہوتی ہے۔ دل میں امید نہیں، بے بسی جاگزیں ہو جاتی ہے۔"

رابیل کا چہرہ ایک دم اداس ہو گیا تھا۔ بی جان نے بات جاری رکھی۔

"رابیل!! تم نے کبھی قریب سے دیکھا ہے وہ باپ جو اپنی بیٹی کے لیے رزق کی تلاش میں در و دیوار سے ٹکرا رہا ہو؟ ایسے باپ کے قدم کانپ رہے ہوتے ہیں، مگر سوالی نگاہوں میں صرف ایک دعا ہوتی ہے: میرے بچوں کا پیٹ خالی نہ رہے۔"

"اور دوسری طرف شوہر، جو دن کے اجالے سے رات کے اندھیروں تک پسینہ بہا رہا ہوتا ہے، صرف اس لیے کہ اس کی بیوی کی مانگ سدا ابھری رہے، اس کی مسکراہٹ قائم رہے،

اور وہ کبھی یہ محسوس نہ کرے کہ اس کا خواب ادھورا ہے۔ یہ دونوں رشتے نہ شکایت کرتے ہیں، نہ اظہارِ تھکن، بس چپ چاپ ہر خوشی قربان کر دیتے ہیں، صرف اپنے دل کی ملکہ کے سکون کے لیے۔"

رابیل کی آنکھیں نم ہونے لگ گئی تھیں۔ بی جان پھر بولیں۔

"ہم اکثر ان خالی جیبوں کو دیکھ کر بس زبان چلاتے ہیں۔۔ اور یہی سوال کرتے کہ آپ نے ہمارے لیے کیا ہی کیا ہے۔ ہمیں کیا خبر کہ وہ خالی جیب نہیں۔۔ خودداری سے لبریز قربانیوں کی داستانیں ہوتی ہیں"

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

بی جان کی بات سن کر رابیل بولی،

"ہم گھروں میں ہر سہولت ملنے پر بھول جاتے ہیں کہ یہ سہولتیں ہمیں جس مرد کے دم پر ملی ہیں، ہمیں اس کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ لیکن ہم ناشکرے بنے رہتے ہیں اور تقاضے کرتے رہتے ہیں، بغیر یہ جانے کہ وہ باپ، وہ شوہر، وہ مرد کتنی مشکل سے کما رہا ہے۔"

بی جان نے رابیل کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا،

”بلکل ... ہمیں اپنے باپ اور شوہر کی قدر کرنی چاہیے اور ہر اس اچھے مرد کی جو اپنے گھروں کے لیے اپنی جان تک کی پرواہ نہیں کرتے۔“

رابیل نے اپنے ہاتھوں سے تھکن مٹاتے ہوئے کہا۔

بی جان ہمارے گھروں میں ہماری ہر چھوٹی خوشی، ہر آسان سہولت، اور ہر سکون ان" مردوں کی محنت اور قربانی کا نتیجہ ہی تو ہے۔ ہمیں بس دیکھنا اور سمجھنا آنا چاہیے، اور ان لوگوں کی قدر کرنی چاہیے جو وہ ہمارے لیے کر رہے ہیں۔

”بلکل رابیل۔ یہی وہ مرد ہیں جن کی خاموش قربانیاں، اکثر نظر انداز ہو جاتی ہیں۔ وہ دن رات اپنی تھکن اور مشکلات چھپاتے ہیں۔ صرف اس لیے کہ ہمیں سہولت، سکون اور خوشی ملے۔ ہم اکثر یہ بھول جاتے ہیں۔ لیکن یاد رکھو کہ ہر خوشی کی پشت پر کوئی نہ کوئی مرد اپنی

محنت اور صبر کی قیمت ادا کر رہا ہوا ہوتا ہے۔ ہمیں بس اُن کی قدر کرنی آنی چاہیے۔ اور ان لمحوں کا شکریہ ادا کرنا چاہیے جو وہ ہمارے لیے جیتے ہیں۔"

(*****)

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ہماری ایپ ڈاؤنلوڈ کریں اور رسائی حاصل کریں بے شمار مزے دار ناولوں تک

Download our app

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842